کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی
تاریخ ۱۳۸۷

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ترجمان پارس

یا

فارسی گرامر (جدید)

حصہ اول

مصنفہ
احقر عبدالحق ایم اے - ایم - او - ایل
منشی فاضل

۱۹۲۳ء

ے کا پتہ - بھارت ہوس لاہور
کنٹائل پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا چند پروپرائیٹر چھپی

قیمت

ڈیڈیکیشن

استادی مکرمی جناب فیض مآب شیخ
عبدالحمید صاحب ایم۔اے پروفیسر
ٹریننگ کالج لاہور
کے
نام نامی پر اس ناچیز شاگردانہ ہدیہ کو
معنون کرتا ہوں

خاکسار مؤلف

۱۲۷۸۶۴۱
کتابخانہ خصوصی
غلامحسین - سرود

دیباچہ

"بیا تا گل بر افشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرحِ نو در اندازیم"

کسی زبان کی صرف و نحو بیان کرنے سے ہماری غایت صرف یہی ہوتی ہے کہ اس زبان کا لکھنا پڑھنا صحت کے ساتھ آجائے۔ اور مصدروں سے افعال کے اشتقاق میں غلطی واقع نہ ہو۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ فارسی اردو وغیرہ کی گرامر کی کتابیں جو اس وقت مدارس میں رائج ہیں۔ مذکورہ بالا غایت کو پورا کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوتی ہیں؟ تجربے نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آج تک جس قدر کتابیں قواعدِ فارسی کے موضوع پر لکھی گئی ہیں وہ اس غایت کو پورا نہیں کر سکیں اور طلبا معمولی دو ایک سطر کے ترجمے میں بھی افعال کے صحیح اشتقاق نہیں کر سکتے اور یہ بات بخوبی روشن ہے کہ مدارس میں اردو فارسی کے قواعد پر کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی بیان نہیں کی جا سکتی۔ کہ جو کتابیں نصاب میں داخل کی گئی ہیں ان کا اسلوبِ تحریر اور طریق بیان کچھ ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ بیچارے مدرسین انہیں پڑھا ہی نہیں سکتے ۔

اِن کتابوں میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ ایسے غیر ضروری اور غیر مفید امورات کو داخلِ کتاب کیا گیا ہے۔ جو

زبان کے حاصل کرنے میں چنداں معاون نہیں ہیں - اور ایسے غیر مانوس اور مشکل عنوانات کی بہت کثرت ہے جن کے معنی طلبا کو جداگانہ سمجھانے اور یاد کرانے کی ضرورت ہے - اور جن امورات سے کسی زبان کے حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے - اُن کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی - یعنی افعال سے اشتقاق اور اُن کی کافی مشقیں اور گردانیں ؛ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طلبا میں اعلیٰ جماعتوں میں جاکر بھی ترجمہ کرنے کی لیاقت نہیں ہوتی ÷

مقامِ مسرت ہے کہ میرے لائق دوست مولوی عبدالحق صاحب ایم اے (ایم او ایل) منشی فاضل نے جن کو ہائی اور مڈل کی جماعتوں میں کام کرنے کا موقع ملتا رہا ہے - اس ضرورت کو محسوس کیا - اور اپنی مشکلات پر غور فرماکر عام مدرسین کی تکالیف کا بھی احساس کیا - اور یہ اُسی احساس کا نتیجہ ہے کہ آپ نے **فارسی گرامر جدید** کے نام سے یہ کتاب لکھی - جس کا کہ یہ پہلا ایڈیشن ہے ÷

مولوی صاحب نے کیسی کتاب لکھی ؟ میں یہ کہونگا - کہ میرے خیالات کی صحیح ترجمانی کی - صرف اپنی دِقتوں کا ہی احساس نہیں کیا - بلکہ تمام ان مدرسین کی دِقتوں کو محسوس کیا - جنہیں یہ پیش آتی تھیں اور جن کا اُن کے پاس کوئی علاج نہیں ÷

اِس کتاب کے لکھنے میں اِن چند قابلِ ذکر باتوں کو مدِّنظر رکھا گیا ہے :-

۱ - افعال کے مشتقات اور گردانوں کی طرف کافی توجہ

دی گئی ہے - کیونکہ یہی ایک صورت ہے - جس کے اعلیٰ نتائج پر ترجمہ کا سارا دار و مدار ہے ÷

۲ - اُن غیر ضروری اور غیر مانوس اور مشکل عنوانوں کو چھوڑ دیا گیا ہے - جو طلبا کو زیادہ مشکلات ڈالنے والے تھے - غرض گرامر کا صرف وہی حصّہ لیا گیا ہے - جو ترجمے میں مفید ثابت ہو سکے ÷

۳ - کوشش کی گئی ہے - کہ گرامر کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ترجمے کی مشقیں بھی ہوتی جائیں - گرامر اور ترجمہ دو جداگانہ مضمون نہ رہیں - اس طرح ایک ہی وقت میں دو کام نہایت آسانی سے اور بغیر کسی تکلیف کے ہوتے جائیں ÷

۴ - تمام کتاب میں ایک ہی قسم کے چند محدود مصادر سے جابجا مثالیں نہیں لی گئیں - بلکہ ہر ایک سبق کے ساتھ ترتیب وار ضروری فارسی مصادر دئے گئے ہیں - جو بڑی آسانی سے یاد ہو سکتے ہیں اور اخیر میں اُردو مصادر معہ فارسی مصادر جو حسب منشا استعمال ہو سکتے ہیں اور ترجمہ کے لئے ازبس ضروری ہیں - دئے گئے ہیں ÷

۵ - اِس بات پر زیادہ توجہ دی گئی ہے - کہ یہ کتاب ایسے انداز کی ہو - کہ ایک مبتدی اس کی مدد سے بغیر استاد کے زبانِ فارسی آسانی سے حاصل کر سکے - یہی وجہ ہے - کہ جہاں پر فارسی کی مثالیں دی گئی ہیں - وہاں ساتھ ہی اُن کا ترجمہ

اُردو میں دے دیا گیا ہے +

۴- کتاب کو ایسے طریق پر شروع کیا گیا ہے۔ کہ کورس کا کورس ہے اور گرامر کی گرامر + اگر طلبا نے اِسے توجہ سے پڑھا تو یقین کامل ہے کہ وہ زبانِ فارسی کی مشکلات پر آسانی سے قابو پا لینگے ۔اور انہیں زبانِ فارسی کے نہ آنے کی شکایت نہیں رہیگی +

فی الحال یہ کتاب حصۂ اوّل کے طور پر مڈل کی جماعتوں کے واسطے شائع کی گئی ہے ۔اگر میرے کرم دوست کی یہ کوشش بارور ہوئی تو میں اُن سے ضرور کہونگا ۔کہ وہ ہائی جماعتوں کے لئے بھی ایسی ہی مفید کتاب لکھ کر رہینِ احسان فرمائیں + فقط

اقبال حسین منشی فاضل،
ہیڈ پرشین ٹیچر
دیال سنگھ ہائی سکول ۔ لاہور

لاہور
مورخہ 27-5-23

۲۸۸

فارسی گرامر (جدید)

سبق اوّل

	اُردو	فارسی	اُردو	فارسی
(۱)	قلم	قلم	دوات	دوات
	میز	میز	کُرسی	صندلی
	کتاب	کتاب	دروازہ	در
	قلمدان	قلمدان		
(۲)	یہ	این	ہے	است یا ہست
	وہ	آں		
(۳)	کیا	چہ	کیا ہے	چہ است یا چیست
	نہ	نہ یا نے	نہیں ہے	نہ است یا نیست

	اُردو	فارسی	اُردو	فارسی
(۱)	(ا) قلم ہے	(ا) قلم است	(ب) کتاب ہے	(ب) کتاب است
	(ج) کرسی ہے		(ج) صندلی است	
	(د) میز ہے		(د) میز است	

(۱)، کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ دائیں طرف کے
تمام الفاظ علیٰحدہ علیٰحدہ شے کو ظاہر کرتے ہیں۔
اور یہ الفاظ عام چیزوں کے نام ہیں ٭

(ا)، نام کو قواعد (گرامر) کے رُو سے اسم کہتے ہیں۔
(ب) ایک کو " " واحِد " اور
است ہمیشہ واحد اسم کے ساتھ استعمال
ہوتا ہے ٭

مشق

یہ کیا ہے ؟	ایں چیست ؟
وہ کیا ہے ؟	آں چیست ؟
وہ کرسی ہے ٭	آں صندلی است ٭
یہ دوات نہیں ہے ٭	ایں دوات نیست ٭

ایں۔ آں وغیرہ اشارے کا کام دیتے ہیں۔
اس لئے اِنہیں کلماتِ اشارہ کہتے ہیں ٭

اِن کی۔ فارسی کرو :۔

وہ قلمدان ہے۔ یہ دوات ہے۔ وہ بڑا کمرہ (تالار) ہے۔ نہ یہ ہے۔ نہ وہ ہے۔ نہ کرسی ہے۔ نہ میز۔ نہ قلم ہے نہ دوات ٭

سبقِ دُوم

اُردو	فارسی	اُردو	فارسی
(۱) مدرسہ	مدرسہ	چھت	سقف۔ بام
دیوار	دیوار	کھڑکی	دریچہ
روشنائی	مرکّب	کاغذ	کاغذ
(۲) کہاں	کُجا		
(۳) پر	بر	تک	تا
سے	از	میں	در
میں۔ ساتھ	بہ (با)، با	تختی پر	بر لوح
مدرسہ میں	در مدرسہ (بمدرسہ)	کرسی پر	بر صندلی
لاہور سے	از لاہور	شام تک	تا شام

دیکھو :۔ میں۔ پر۔ سے۔ تک وغیرہ اُردو میں اسموں کے بعد آتے ہیں۔ مگر فارسی میں در۔ بر۔ از۔ تا وغیرہ اسما کے پہلے آتے ہیں ٭

مشق

قلم تختی پر ہے ٭	قلم بر لوح است ٭
کتاب کرسی پر ہے ٭	کتاب بر صندلی است ٭
یہ دوات میز پر ہے ٭	ایں دوات بر میز است ٭

وہ قلم میز پر نہیں ہے ۔	آں قلم بر میز نیست ۔
وہ کتاب کہاں ہے ؟	آں کتاب کجا است ؟

مُرکّبِ اِضافی

حمید کا قلم ۔	قلمِ حمید ۔
زید کا گھوڑا ۔	اسپِ زید ۔
اُس کا کُتّا ۔	سگِ اُو (سگش) ۔
تیرا جزو دان ۔	جزودانِ تو (جزودانت) ۔
میرا باپ ۔	پدرِ من (پدرم) ۔
اُن کے بھائی کہاں ہیں؟	برادرانِ آنہا کجا اند؟
تمہارے بھائی کے گھوڑے کہاں ہیں؟	اسپانِ برادرِ شما کجا اند؟

ہمارے غلام کا باپ بیمار ہے، پدرِ غلامِ ما بیمار است ۔

ان فقروں کو فارسی میں بولو :-

میز پر کیا ہے ؟ قلمدان میں کیا ہے ؟ تختی پر قلم نہیں ہے ۔ کھڑکی دیوار میں ہے ۔ کتاب بڑے کمرے میں ہے ۔ کاغذ کتاب میں نہیں ہے ۔ صبح سے شام تک ۔ لاہور سے گجرات تک ۔

(۱) مثالوں سے ظاہر ہے کہ "حمید کا قلم" فارسی میں 'قلمِ حمیدؔ' بن گیا ۔ (کا) کا ترجمہ کسی لفظ سے نہیں ہؤا ۔ بلکہ الفاظ کی ترتیب بدلنے اور صرف زیر کے زیادہ کرنے سے مطلب حاصل ہو گیا ۔ اس طرح سے میرا باپ (پدرِ من) ۔ اپنا قلم (قلمِ خود) ۔

قاعدہ ۔ فارسی میں "کا کے کی" ۔ "را رے ری" "نا نے نی" وغیرہ کا ترجمہ زیر سے ہوتا ہے ۔

(۲) اُو ۔ تو ۔ شما ۔ من و ما وغیرہ مقررہ ناموں کی بجائے آتے ہیں ۔ انہیں اسم ضمیر (دل) کہتے ہیں ۔

(۳) فارسی بناؤ :-

عبد اللہ کی کتاب ۔ سردی کا موسم ۔ موہن کا قلم ۔ مکان کا دروازہ ۔ سوہن کے گھوڑے ۔ میرا مکان ۔ اُس کا بھائی ۔ تمہارا ہاتھ (دست) ۔ ہمارا میز ۔ تیری بہن (خواہر) ۔ تیری اپنی کتاب (کتابِ خودتاں) ۔ تیرا اپنا قلمدان ۔ اُس کا اپنا مدرسہ (مدرسۂ خودش) ۔

(۴) اردو میں بولو :-

پسرِ من ۔ خواہرِ اصغر ۔ برادرِ اکبر ۔ قلمِ غلام

من - اسپِ پدرِ حامد - کاردِ (چھری) برادرِ
اکبر - کتابِ خواہرِ زید - حکیمِ حاکمِ شہر - بخانۂ
عمّ من - رکابیٔ قبولئ زردک (گاجر) - قاب
(تھال) پلاؤ - آشپزِ (باورچی) خانۂ عمّ من ✦

نوٹ - پیرا (۱) کی مثالوں میں ایک قسم کا تعلق ہے -
(ملکیت پائی جاتی ہے) - جن دو اسموں میں اضافت کا
تعلق ہو - اُن میں سے پہلا مُضاف اور دوسرا مضاف الیہ
کہلاتا ہے - اُردو میں مضاف الیہ پہلے آتا ہے - مگر فارسی
میں مضاف پہلے ✦

صفت و موصوف

خوشخط کتاب ✦	کتابِ خوشخط ✦
مہرباں ماں ✦	مادرِ مہرباں ✦
کُند چھری ✦	کاردِ کُند ✦
چالاک گھوڑا ✦	اسپِ چالاک ✦
نیک آدمی کہاں ہے؟	مردِ نیک کجا است ✦
ظالم بادشاہ گھر نہیں ہے ✦	پادشاہِ ظالم بخانہ نیست ✦

"خوشخط کتاب" - "مہربان ماں" وغیرہ میں صفت پہلے
اور موصوف (جس کی صفت کی جائے) بعد میں -

مگر فارسی میں اس سے اُلٹ ہوتا ہے - زیر والا
موصوف پہلے اور صفت بعد میں ✦

(۱) ترجمہ کرو :-
پاک تن - خوبصورت مرد - پُرانی ٹوپی - گرم روٹی -
سفید کپڑے - خشک لکڑی کہاں ہے - اُس
دریا کا پانی - تیز چاقو اندر ہے - بُوڑھی عورت
باہر ہے - سُرخ رنگ کا رومال - اس خوشخو
لڑکے کی ماں - اس بُوڑھے مرد کی بیٹی ✦

(۲) اُردو میں بولو :-
آبِ خُنک - نانِ گرم - آبِ تازہ - طفلِ بدخو -
مردِ خوش گلو - کُلاہِ نو - عمّامۂ کہنہ - کلاہِ زرد
بر سر است - قبائے سبز خراب بنیست - آں دریچۂ
بلند کہنہ است - زید مردِ غبی است - انور طفلِ
ذہین است - آبِ شیریں موجود است - دانائے
لاغر (پتلا) بہ از ابلۂ فربہ (موٹا) ✦

(۳) مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کوئی سا لفظ اور موصوف
لگا کر فقرات بناؤ :-
تُرش (کھٹا) - خام (کچّا) - پختہ (پکّا) - دروغ (جھوٹا)
راست (دایاں) - چپ (بایاں) - کج (ٹیڑھا)

نوٹ۔ گو فارسی میں صفت موصوف اور مضاف، مضاف الیہ
کی ظاہری صورت یکساں ہوتی ہے۔ مگر اصل میں بہت
فرق ہوتا ہے۔ صفت تو موصوف کی کیفیت بتاتی ہے۔
مگر اضافت سے مضاف اور مضاف الیہ کا آپس میں تعلق
ظاہر ہوتا ہے +

سبقِ سوُم

(ا) واحد	(ب) جمع
آدمی ہے۔ آدمی است (ہست)	آدمی ہیں۔ آدمیاں ہستند
غلام ہے۔ غلام است	غلام ہیں۔ غلام ہستند (اند)
کُتّا ہے۔ سگ است	کُتّے ہیں۔ سگان اند
گدھا ہے } خر است	گدھے بڑے کمرے میں ہیں } خراں در تالار اند

ا اور ب کی مثالوں کے مقابلے سے معلوم
ہوتا ہے کہ (ا) تو واحد اسم ہیں۔ مگر (ب) جمع۔
یعنی ایک سے زیادہ۔ (آدمی سے آدمی+اں)
(سگ سے سگ+اں یا سگاں)۔ پہلے سبق میں
تم نے پڑھا ہے کہ است واحد اسم کے لئے
استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ اسم جمع ہیں۔

جمع کے لئے (ہست+ند) یا مختصر اند۔ استعمال
کیا جاتا ہے +
مندرجۂ ذیل فقرات کو پورا کرو:۔
آدمی ___ سگاں ___ غلام ___ غلاماں ___
خراں ___ پادشاہاں ___ ابرواں ___
آناں (آں کی جمع) ___ ایں ___
ایناں (ایں کی جمع) ___
ان فقرات کے نمبر کو تبدیل کر کے لکھو:۔
آں آدمی است۔ ایں خر است۔ پادشاہ حاضر است۔
سگ در تالار است۔ لب خوبرو (خوبصورت) است +
جاندار اسم کی جمع بنانے کا قاعدہ لکھو +

سبقِ چہارم

وہ دانا ہے +	اُو دانا است +
وہ دانا ہیں +	آنہا دانایاں اند +
وہ مُلّا کہاں ہے؟	آں مُلّا کجا است +
وہ مُلّا بڑے کمرے میں ہیں	مُلّایاں در تالار اند +
وہ خوبرو ہے +	اُو خوبرو است +

وہ خوبرو ہیں +	آنہا خوبرویان اند +
سُندر خوبصورت بچّہ ہے +	سُندر بچّۂ خوبرو است +
شام اور سُندر خوبصورت بچّے ہیں +	شام و سُندر بچّگانِ خوبرو اند +
خواجہ باہر ہے +	خواجہ بیرون است +
خواجگاں کا کونسا محلّہ ہے؟	محلّۂ خواجگاں کدام است؟

اوپر کی لکھی ہوئی مثالوں سے ظاہر ہے ۔ کہ فارسی میں بعض اوقات جمع 'یاں' کے زیادہ کرنے سے بھی بن جاتی ہے ۔ جیسے دانا سے دانایاں۔ اور بعض وقت 'گاں' کے زیادہ کرنے سے جیسے بچّہ سے بچّگاں وغیرہ +

قاعدہ۔ اگر اسم واحد کے اخیر **الف** یا **واو** ہو۔ تو 'یاں' اور ہ گرا کر 'گاں' لگانے سے جمع بن جاتی ہے +

اُردو میں لکھو :۔

مردِ دانا در تالار است و مردِ جاہل در اُطاق۔ دانایانِ شہر کجا اند؟ مُلّا اندرونِ خانہ است۔ خوبرویاں در بازار اند ۔ و بچّگاں درونِ خانہ۔ محلّہ خواجگاں در دہلی است +

فارسی میں لکھو :۔

دانا آدمی شہر میں ہیں اور جاہل لوگ شہر کے باہر۔ مُلّا اندر ہے اور بچّہ باہر۔ نہ وہاں خواجہ ہے اور نہ ہی غلام ہیں۔ نہ وہ بازار میں ہے اور نہ گھر میں۔ تمام بچّے مدرسے میں ہیں۔ اور تمام مُلّا مسجد میں۔ گھوڑے اور گدھے طویلے میں نہیں ہیں +

ذیل کے فقرات کو پورا کرو :۔

—— در مسجد اند + —— اند + —— است +

—— درونِ خانہ اند + —— در مکتب است +

واحد یا جمع بناؤ :۔

درختاں ۔ گلرویاں ۔ خوبرویاں ۔ دہندگاں ۔ نویسندگاں ۔ کاریگراں ۔ خردمند ۔ بافندہ ۔ خرگوش ۔ مرد +

سبق پنجم

کتاب کرسی پر ہے +	کتاب بر صندلی است +
کتابیں کرسی پر ہیں +	کتابہا بر صندلی است +
پتھر میز پر ہے +	سنگ بر میز است +

پتھر میز پر ہیں + سنگہا بر میز است +
کپڑا (جامہ) سفید ہے + جامہ سفید است +
کپڑے سفید ہیں + جامہ ہا سفید است +
قلم میز پر نہیں ہے + قلم بر میز نیست +
قلمیں میز پر نہیں ہیں + قلمہا بر میز نیست +
تختی اندر ہے + لوح اندرون است +
تختیاں اندر ہیں + لوح ہا اندرون است +

کتابیں (کتابہا)۔ پتھر (سنگہا)۔ کپڑے (جامہ ہا)۔ وغیرہ اگرچہ جمع ہیں۔ تاہم اند نہیں آیا۔ بلکہ است ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام اسما کتابہا۔ سنگہا۔ جامہ ہا وغیرہ بے جان ہیں۔ بے جان اسموں کے لئے ہمیشہ **است** یا **ہست** آیا کرتا ہے +

فارسی بتاؤ :۔

وہ آدمی مدرسے میں ہے۔ یہ آدمی مدرسے میں نہیں ہیں۔ لوگ (مردم) کہاں ہیں۔ پتھر کہاں ہیں ؟ اعظم اور اصغر اندر ہیں۔ درخت زمین میں ہیں۔ چھریاں (کاردہا) قلمدان میں نہیں ہیں۔ یہ چیزیں کس کی ہیں ؟ (این چیز ہا از کیست) ؟

فقرات کو پورا کرو :۔

حامد و اصغر اندرون ——— + درختہا در زمین ——— + سگہا در تالار ——— + سگاں در اطاق ——— + مرداں حاضر ——— + کتابہا بر صندلی ——— +

سبقِ ششم

ماضی مطلق

وہ آیا +	او آمد +
موہن اور سوہن آئے +	موہن و سوہن آمدند +
وہ لایا +	او آورد +
وہ لائے +	ایشاں آوردند +
لڑکا کھڑا ہوا +	طفلے ایستاد +
لڑکے کھڑے ہوئے +	طفلاں ایستادند +
دانا نے کہا +	دانائے گفت +
داناؤں نے کہا +	دانایاں گفتند +

(۱) اوپر لکھی ہوئی امثلہ کے مقابلہ کرنے سے معلوم

ہو جائیگا۔ کہ 'آمد' ۔ 'آورد' اور 'گفت' وغیرہ واحد اسموں کے لئے استعمال ہوئے ہیں اور 'آمدند' ۔ 'آوردند' اور 'گفتند' وغیرہ جمع کے لئے۔ یعنی آمدند = آمد + ند (علامت جمع) ، گفتند = (گفت + ند) وغیرہ ÷

(۲) آمد۔ رفت۔ آورد وغیرہ سے آمدن (آنا)۔ رفتن (جانا)۔ آوردن (لانا) وغیرہ کا کام مع زمانے کے پایا جاتا ہے ۔ ایسے لفظوں کو گرامر کی رُو سے **فعل** کہتے ہیں ۔ چونکہ یہ زمانہ ایک گذرا ہؤا زمانہ ہے ۔۔ اِس لئے اس کو **ماضی** (گزرا ہؤا) کے نام سے پکارینگے ÷

(۳) ذرا غور کرنے سے واضح ہو جائیگا ۔ کہ 'آمد' 'رفت' وغیرہ آمدن ۔ رفتن سے **ن** اور زبر دور کرنے سے بنے ہیں ÷

پس اگر 'ن' بمعہ 'زبر' فارسی مصدروں سے دور کر دئے جائیں ۔ تو ماضی واحد غائب رہ جاتا ہے جمع کے لئے ند اور زیادہ کر دو ÷

اُردو بناؤ :۔

مرداں گفتند ۔ دانایاں آمدند ۔ طفلاں آوردند۔

مرد خوب کتابے آورد ۔ شاگردان بپیش اُستاد ایستادند ۔ آں دانا چیزے نہ گفت ۔ بچگاں کتابہا آوردند ۔ اُستاد سبق آموخت ۔ شام و سُندر در مدرسہ سبق خواندند ÷

فارسی لِکھو :۔

موہن نے کہا ۔ سوہن لایا ۔ نیک آدمی اندر آیا۔ شاگرد باہر گیا ۔ نہ وہ آیا نہ یہ گیا ۔ بچوں نے پڑھا ۔ اُستاد نے سُنا ۔ احمد اور اصغر نے مدرسے میں کتاب پڑھی ÷

ذیل کے مصدروں کو زبانی یاد کر لو :۔

پرسیدن (پوچھنا)	آراستن (سنوارنا)
پروردن (پالنا)	پنداشتن (جاننا ۔ سمجھنا)
پسندیدن (پسند کرنا)	

نوٹ (۱) آموختن (سیکھنا) ÷ (۲) خواندن (پڑھنا) ÷

مشق ماضی مطلق

تُو نے پوچھا	تُو پرسیدی (پرسید ۔ ی)	تم نے پوچھا	شما پرسیدید
تو نے پالا	تُو پروردی (پرورد ۔ ی)	تم نے پالا	شما پروردید
تو نے جانا	تو پنداشتی (پنداشت ۔ ی)	تم نے جانا	شما پنداشتید ۔ (پنداشت ۔ ید)
مَیں نے کہا	من گفتم (گفت ۔ م)	ہم نے کہا	ما گُفتیم (گفت ۔ یم)

مَیں نے پسند کیا ؛	من پسندیدم (پسندید-م) ؛
میں نے کیا ؛	من کردم (کرد-م) ؛
ہم نے کیا ؛	ما کردیم (کرد-یم) ؛

مثالوں سے ظاہر ہے - کہ

واحد حاضر ی - جمع حاضر ید - واحد متکلم م - جمع متکلم یم

زیادہ کرتے ہیں ؛

غائب		حاضر		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
وہ آیا	وہ آئے	تُو آیا	تم آئے	میں آیا	ہم آئے

غائب - حاضر - متکلم میں سے ہر ایک کو حالت / صیغہ کہتے ہیں ؛

اُردو میں ترجمہ کرو :-

شنکر بتو چہ گفت ؟ من از لاہور آمدم - و بہ شاہدرہ رفتم ؛ ایں کتاب را پسندیدم - پنداشتم کہ تو مردِ عاقل ہستی - حالانکہ تو مردِ جاہل ہستی ؛ تو بہ بزرگاں چہ گفتی ؟ پرسیدم کہ تو کیستی ؟ جواب داد کہ تو چرا پرسیدی ؟

ایناں از مدرسہ آمدند و بباغ رفتند ؛ ۹
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت (آٹھ)

فارسی میں بولو :-

میں نے تجھ سے کیا کہا - وہ لاہور سے آیا اور شاہدرہ گیا - تو نے یہ کتاب کیوں پسند کی - میں نے سمجھا - کہ ہمارے جیسا کوئی اور نہیں ہے ؟ اُس نے تم سے کیا پوچھا - میں نے جواب نہیں دیا - زمینیں چھ ہو گئیں اور آسمان آٹھ ہو گئے ؛

نوٹ - پنداشتم کہ ہمچو ما دیگرے نیست - شدن - ہونا گشتن = ہونا - پھرنا ؛

ذیل کے مصدروں سے ماضی مطلق بنا کر استعمال کرو :

نوشتن لکھنا	بُردن لے جانا	خفتن سونا
بخشیدن بخشنا	خوردن کھانا	شنیدن سُننا

سبقِ ہفتم

ماضی قریب

اُس نے کھایا ہے ؛	اُو خوردہ است (ہست)

اُنہوں نے کھایا ہے ٭	آنہا خوردہ اند (ہستند) ٭
تو نے کھایا ہے ٭	تو خوردہ ای (ہستی) ٭
تم نے کھایا ہے ٭	شما خوردہ اید (ہستید) ٭
میں نے کھایا ہے ٭	من خوردہ ام (ہستم) ٭
ہم نے کھایا ہے ٭	ما خوردہ ایم (ہستیم) ٭

"کھایا ہے" (خوردہ است) وغیرہ ایسا فعل ہے۔ جو قریب کے گزرے ہوئے زمانے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام **ماضی قریب** ہے ٭

قاعدہ۔ ماضی مطلق کے واحد غائب کے صیغے پر ہ زیادہ کرکے **است** وغیرہ زیادہ کرنے سے ماضی قریب بن جاتا ہے ٭

گردان

غائب		حاضر		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
خفتہ است	خفتہ اند	خفتہ اِی	خفتہ اید	خفتہ ام	خفتہ ایم
وہ سویا ہے	وہ سوئے ہیں	تو سویا ہے	تم سوئے ہو	میں سویا ہوں	ہم سوئے ہیں

اُردو بناؤ :۔

شام آمدہ است۔ شما را گفتہ ام ۔ تو چیزے خوردہ ای یا نہ۔ خیر من چیزے نخوردم۔ شنیدہ ام اینہا بباغ رفتند۔ تو ازیں باغ چہ بُردہ ای

(بُردہ)۔ از دُکّان اصغر چاقو خریدہ ایم ۔ ما از صبح چیزے نخوردہ ایم ۔ تو ایں خط بکجا نوشتہ۔ خالد چہ گفتہ است؟ موہن بتو چہ گفت است؟

فارسی میں لکھو :۔

انور رات آیا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ سویا ہے۔ اُنہوں نے نہیں پڑھا ہے۔ سُنا ہے کہ تم نے خط لکھا ہے۔ وہ اس باغیچے سے کیا لے گیا ہے۔ تو نے چاقو کہاں سے خریدا؟ تو دکان سے کیا لایا ہے۔ اُس نے روٹی کھائی اور سو گیا۔ میں نے تمہارا گناہ بخش دیا ہے۔ یہ کام حمید کیا ہے۔ میں نے تجھ سے کیا کہا ہے؟

نیچے لکھے ہوئے مصدروں سے ماضی قریب بنا کر فقروں میں استعمال کرو :۔

آختن تلوار کھینچنا	نشستن بیٹھنا	آرامیدن آرام کرنا
رفتن جانا	انداختن ڈالنا	نوشیدن پینا

نوٹ ۔ نہیں ٭

سبق ہشتم

ماضی بعید

اُس نے کھایا تھا ÷	اُو خوردہ بُود ÷
اُنہوں نے کھایا تھا ÷	آنہا خوردہ بودند ÷
تو نے پیا تھا ÷	تو نوشیدہ بُودی ÷
تم نے پیا تھا ÷	شما نوشیدہ بودید ÷
مَیں بیٹھا تھا ÷	من نشستہ بودم ÷
ہم گئے تھے ÷	ما رفتہ بودیم ÷

مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ 'کھایا تھا'۔ 'پیا تھا' وغیرہ ایسے فعل ہیں۔ جو دیر کے گزرے ہوئے زمانے کو ظاہر کرتے ہیں۔ اِس لئے اِن کو ماضی بعید بولتے ہیں ÷

قاعدہ۔ اس کے بنانے کے لئے واحد غائب ماضی مطلق کے آخر میں 'بُود' بڑھا دو ÷

گردان :- خوردن مصدر (کھانا)

خوردہ بود	خوردہ بودند	خوردہ بودی
خوردہ بودید	خوردہ بودم	خوردہ بودیم

مشق

اُردو لکھو :-

اُو بمدرسہ نیامدہ بود۔ تو سبق نخواندہ بودی۔ شما نان نخوردہ بودید۔ آنہا از مدرسہ نیامدہ بودند۔ من کتاب نہ فروختہ بودم۔ ما بدُکان نشستہ بودیم۔ از پدرت چہ پرسیدہ بودی۔ احمد کجا رفتہ بود۔ من شما را دیدہ بودم ÷

فارسی میں ترجمہ کرو :-

تو نے خط پڑھا تھا۔ میرا نوکر دہلی گیا تھا۔ میرا باپ رویا تھا۔ تم دکان میں بیٹھے تھے۔ وہ میز پر کیوں بیٹھا تھا؟ تمہارے بھائی نے تم سے کیا پوچھا تھا۔ احمد و جمیل کہاں گئے تھے۔ موہن اور سوہن بازار سے آئے تھے۔ تم نے کپڑوں کو کیوں سیاہ کیا تھا؟ ہم نے یہ نہیں کہا تھا۔ انہوں نے بازار میں چلے ہی تھی ÷

نیچے لکھے ہوئے مصادر کو زبانی یاد کر لو :-

چشیدن چکھنا	خندیدن ہنسنا	چیدن چُننا
خواستن چاہنا	چمیدن ٹہلنا	آموختن سیکھنا

سبق نہم

ماضی اِستمراری

زید روٹی کھاتا تھا۔	زید نان مے خورد۔
موہن اور اصغر جاتے تھے۔	موہن و اصغر مے رفتند۔
تو کیا کرتا تھا؟	تو چہ مے کردی؟
تم کہاں جاتے تھے؟	شما کجا مے رفتید؟
مَیں بازار جاتا تھا۔	من ببازار مے رفتم۔
ہم گردش کرتے تھے۔	ما گردش مے کردیم۔

'کھاتا تھا'، 'جاتے تھے' وغیرہ ایسے افعال ہیں۔ جو گزشتہ زمانے میں ہمیشگی کے طور پر واقع ہوتے رہے ہیں۔ ایسے افعال کو ماضی استمراری کہتے ہیں۔

قاعدہ اِس کے بنانے کے لئے ماضی مطلق کے پہلے مے یا ہمے لگا کر گردان کر لو۔

گردان:- باریدن مصدر (برسنا)

مے بارید	مے باریدند	مے باریدی
مے باریدید	مے باریدم	مے باریدیم

فارسی میں لکھو:-

گوبند بازار میں کیا خریدتا تھا۔ یہ آدمی میوہ کھاتا تھا۔ مَیں ہر روز مدرسے جاتا تھا۔ تم نہیں جاتے تھے۔ مَیں تمہاری بات نہیں سمجھتا تھا۔ رام تمہاری بات پر کیوں ہنستا تھا؟ اکبر پہاڑ پر رہتا تھا۔ تُو وہاں روتا تھا۔ صبح حامد روٹی کھاتا تھا۔ تم کتاب خریدتے تھے۔ مَیں پھول چُنتا تھا۔ تُو چائے پیتا تھا۔ وہ شیرینی چکھتا تھا۔

اُردو میں لکھو:-

زید نان مے خورد۔ من ہر روز میوہ میخوردم۔ حامد بخانۂ خود چہ کار مے کرد؟ ایں سخن از استاد نے شنیدم۔ من در باغ گلہا مے چیدم۔ ایں چاشنی کہ مے چشید؟ چوں احمد مے خندید، من ہم مے خندیدم۔ گنپت اینجا مے آمد و مے نشست۔ اصغر بر کوہ مے ماند۔ برادرم مردے بود مفلس۔ اُو لامپا نمے داشت۔ بوقتِ شب بیروں مے رفت در پایینِ لالٹینِ بازار درسِ خود یاد مے گرفت۔

اِن مصدروں کو زبانی یاد کر لو - اور ماضی استمراری کے فقرے بناؤ :-

ماندن (رہنا) - برخاستن (اٹھنا) - داشتن (رکھنا) - برآمدن (باہر نکلنا) - فرستادن (بھیجنا) +

نوٹ - [1] پھول + [2] رہنا تھا [3] لیمپ + [5] لالٹین +

سبقِ دہم

ماضی شکیّہ

اُس نے کہا ہوگا ؟	اُو گفتہ باشد
اُنھوں نے کھایا ہوگا	آنہا خوردہ باشند
تُو نے بھیجا ہوگا	تُو فرستادہ باشی
تُم پرسوں پہنچے ہوگے	شما پریروز رسیدہ باشید؟
مَیں نے کل کہا ہوگا	دیروز گفتہ باشم ؟
ہم نے کتاب لکھی ہوگی	ما کتابے نوشتہ باشیم ؟

'کہا ہوگا' - 'کھایا ہوگا' وغیرہ ایسے فعل ہیں جن میں کچھ شک پایا جاتا ہے - ایسے افعال کو جملاتِ شکیّہ کہتے ہیں - اور اس ماضی کا نام ماضی اِحتمالی

یا ماضی شکیّہ ہے +

قاعدہ - ماضی مطلق کے اخیر "ہ" لگا کر 'باشد' زیادہ کر کے حسب ضرورت گردان کر لو +

گردان - ماندن (رہنا)

ماندہ باشد	ماندہ باشند	ماندہ باشی
ماندہ باشید	ماندہ باشم	ماندہ باشیم

اُردو لکھو :-

مادرت نان پختہ باشد - امروز[1] خواہرت شلغم یا حلوائے زردک خوردہ باشد - دیروز[2] برادرم بنارس رفتہ باشد - حامد اُو را شناختہ[3] باشد - قاق[4] حاضر است - تخمِ ثمرِ و ہم باشد - آشپز سیب زمینی[6] آوردہ باشد - شما کتاب خریدہ باشید و قاصد بسوے کابل راہ گرفتہ باشد - ما احمد را طلبیدہ باشیم +

فارسی میں بولو :-

تیری بہن نے شلغم پکائے ہونگے - آج بادشاہ باہر نکلا ہوگا - کل وہ یہاں حاضر تھا - شام نے کتاب پڑھی ہوگی - باورچی نے آلو پکائے ہونگے - تم کابل کی طرف گئے

ہوگے۔ وہ بسکٹ لایا ہوگا۔ حامد نے محمود کو پہچانا ہوگا۔ وہ رات جالندھر گیا ہوگا۔ اس کو اصغر نے لکھا ہوگا اور انور نے پڑھا ہوگا۔ اعظم نے پلاؤ کا تھال چکھا ہوگا۔ ملازم تولیہ لایا ہوگا۔ تو نے بالائی کھائی ہوگی ÷

ذیل کے مصدروں سے ماضی احتمالی (شکیہ) بنا کر فقرات بناؤ:۔

خائیدن۔چبانا	خفتن۔سونا	خرامیدن ٹہلنا
خوشیدن۔سوکھنا	خلیدن۔چبھنا	

نوٹ۔ ۱؎ آجروز ۲؎ کل (گزرا ہوا) ۳؎ شناختن (پہچاننا)۔ ۴؎ بسکٹ ۵؎ بیل کئے ہوئے انڈے ۶؎ آلو۔ ۷؎ رمنشف ۸؎ سرِ شیر ÷

سبقِ یازدہم
ماضی تمنائی

اگر وہ ٹہلتا۔ تو میں ٹہلتا ÷	گر او خرامیدے۔ خرامیدمے ÷

کیا اچھا ہوتا اگر تم پوچھ لیتے	چہ خوش بودے اگر شما مے پرسیدید ÷
اگر تجھے مارتے تو ہم بھی مارتے ÷	اگر ایناں تُرا زدندے ما ہم مے زدیم ÷
کاش وہ آتا اور دیکھتا ÷	کاش او مے آمد و تماشا میکرد

خرامیدے۔ بودے وغیرہ ایسے الفاظ ہیں۔ جن میں ایک خواہش یا تمنّا پائی جاتی ہے۔ اِس لئے اِنہیں ماضی تمنّائی بولتے ہیں ÷

قاعدہ۔ ماضی مطلق کے اخیر یائے مجہول (ے) زیادہ کرکے گردان کرو۔ مگر یاد رکھو کہ اس میں صرف تین صیغے ہوتے ہیں۔ باقی کے لئے ماضی استمراری استعمال کرتے ہیں ÷

گردان :۔ خُفتے۔ خُفتندے۔ خفتمے

اُردو لکھو :۔

چہ شدے اگر ما ہمہ مے آمدیم۔ اگر بہ بازار رفتے طعام خوردمے و اشیا خریدمے ÷ چہ خوش بودے اگر او نمُردے ÷ اگر شما را انصاف بودے ما را قناعت۔ رسم سوال از جہاں برخاستے ÷ اگر حامد عربی خواندے پس از دہ سال عالم شدے۔ اگر رام نزدِ من آمدے۔

کتابے دادمے ۵

۱؎ اگر شاہ را شاہ بودے پدر   بسر بر نہادے مرا تاجِ زر
۲؎ وگر مادرِ شاہ بانو بُدے   مرا سیم و زر تا بزانو بُدے

فارسی بناؤ :-

اگر وہ جانتا - تو ضرور آتا - اگر وہ چاہتا - بحال ۱؎ اپنے ساتھ لاتا - اگر اُس کو انصاف ہوتا - تو مجھے انعام دیتا - اگر میں چاہتا - تو پوشاک تبدیل کر لیتا - اگر وہ چاہتا تو ازار بند بازار سے خریدتا - اگر وہ میری بات کو سُنتا - تو بے شک اُس کو مفید ہوتی - اگر وہ شوق سے پڑھتا تو میں شوق سے سکھاتا - محمود؎ اگر بادشاہ کا بیٹا ہوتا تو مجھے تاج و تخت دیتا - اور اگر اس کی ماں ملکہ ہوتی تو وہ مجھے گھٹنوں تک سونا اور چاندی بخشتا - اگر میں داغ جدائی جانتا - تو تم سے اُلفت نہ کرتا +

نیچے لکھے ہوئے مصادر کو حِفظ کر لو :-

باختن (ہارنا) +	بازیدن (کھیلنا) +
بالیدن (بڑھنا) +	بُریدن (کاٹنا) +

نوٹ - ۲؎ ملکہ + ۳؎ آتش کردن +

ضمیمۂ ماضیات

وہ دیکھا گیا +	اُو دیدہ شد +
وہ بُلائے گئے ہیں +	ایشاں طلبیدہ شدہ اند +
تو لایا گیا تھا +	تو آوردہ شدہ بودی +
تم بُلائے جاتے تھے +	شما طلبیدہ مے شوید +
میں پالا گیا ہونگا +	من پروردہ شدہ باشم +
کاش کہ ہم پالے جاتے +	پروردہ مے شدیم +

"اُس نے دیکھا" اور "دیکھا گیا" - "وہ لایا تھا" اور "وہ لایا گیا تھا" کا مقابلہ کرو - پتہ لگیگا - کہ "اُس نے دیکھا" اور "وہ لایا تھا" میں فاعل معلوم ہے - جس فعل کا فاعل معلوم ہو - اُس فعل کو **معروف** کہتے ہیں +

اور "دیکھا گیا" - "لایا گیا تھا" میں فاعل معلوم نہیں ہے - ایسے افعال کو جن کا فاعل معلوم نہ ہو - **مجہول** بولتے ہیں +

قاعدہ - ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد "ہ" اور شدن مصدر سے ماضی مطلوبہ بنا کر گردان کرو - جیسے دیدہ شد - پروردہ شدہ بود وغیرہ +

امتحانی سوالات

(۱) اسم اور فعل کسے کہتے ہیں ؟ ہر ایک کی دو مثالیں دو ۔

(۲) مندرجۂ ذیل الفاظ سے 'اسم' اور 'فعل' جدا کرو :
حامدؔ آمد ۔ اصغر بخانہ رفت ۔

(۳) فارسی میں مصدر کی علامت کیا ہے ؟ ذیل کے مصدروں کے اردو میں معنی لکھو :۔
رفتن ۔ بالیدن ۔ بافتن ۔ خرامیدن ۔ برآمدن

(۴) فعل ماضی کسے کہتے ہیں ؟
(ا) ماضی قریب کے بنانے کا طریقہ کیا ہے ؟ پرسیدن مصدر سے گردان کرو ۔
(ب) ماضی بعید کی تعریف معہ مثالیں لکھو ۔
(ج) یافتن مصدر سے ماضی استمراری واحد غائب جمع حاضر ۔ واحد متکلم بتاؤ اور فقروں میں استعمال کرو ۔
(د) ماضی تمنائی کے بنانے کا طریقہ لکھو اور 'زدن' مصدر سے اُس کی گردان کرو ۔ ذیل کے فقرات کو درست کرو ۔

اور غلط ہونے کی وجہ لکھو :۔
گر اُو زدے ۔ تو زدی ۔ گر رفتے شما آمدیدے ۔
(ج) رفتہ بُود ۔ مے پُرسید ۔ آمدے ۔ زدہ اند ۔ خوردہ باشد ۔ باربدم کون کون سے فعل ہیں ؟

سبقِ دوازدہم

فعلِ مستقبل

آج وہ آئیگا ۔	امروز اُو خواہد آمد ۔
وہ لاہور جائینگے ۔	لاہور خواہند رفت ۔
تو کب آئیگا ؟	کے خواہی آمد ؟
مَیں کل جاؤنگا ۔	فردا خواہم رفت ۔
ہم کل پڑھینگے ۔	فردا خواہیم خوانْد ۔

'آئیگا' (خواہد آمد) ۔ 'جائینگے' (خواہند رفت) وغیرہ آئندہ زمانے کا اظہار کرتے ہیں ۔ اسلئے اِس زمانے کو زمانۂ 'مستقبل' کہتے ہیں ۔

قاعدہ۔ ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے پہلے "خواہد" زیادہ کرکے گردان کر لو :۔

	خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد
ترجمہ	وہ آئیگا	وہ آئینگے	تو آئیگا
	خواہید آمد	خواہم آمد	خواہیم آمد
ترجمہ	تم آؤگے	مَیں آؤنگا	ہم آئینگے

اُردو بناؤ :۔

شام بمکتب خواہد رفت و سرِ مشق خواہد دید۔ خامۂ اُسرب کجا است۔ ریشِ قلم خراب خواہد گشت۔ قلمِ حجر کجا گم کردی؟ مرکبِ شما غلیظ است۔ آرے (ہاں) غلیظ است۔ گرہ آب خواہم انداخت۔ آبگی خواہد شد۔ از بازار کتاب خواہیم خرید و ترا خواہیم داد ✦

اے پسر! تکبر ترا خوار خواہد کرد۔ و رُویت سیاہ خواہد گشت۔ ہر کہ شمشیر خواہد زد۔ سکہ بنامش خواہند زد ✦

فارسی لکھو :۔

شنکر سلیٹ پنسل لائیگا۔ میں سیاہی خریدونگا۔ موہن کاغذ لائیگا اور ہم لکھینگے۔ اسلم فرش

پر بیٹھیگا اور حامد کرسی پر۔ ہم آج رات (امشب) گھر نہیں ہونگے۔ کل آ جائینگے۔ تُو نیک کام کریگا تو نیک ہوگا ✦

مَیں تم سے ایک بات کہونگا۔ اگر عمل کریگا۔ تو عالم ہو جائیگا۔ وہ دن کب آئیگا۔ جب میرا دوست آئیگا؟

نوٹ۔ ۱؎ کاپی سلیپ ۲؎ پنسل ۳؎ نب ۴؎ سلیٹ پنسل ۵؎ سیاہی ۶؎ جس کی تیغ اُسی کی دیگ ✦

سبقِ سیزدہم

فعلِ مضارع

اصغر کیا کرے؟	اصغر چه بکند	وہ کیا کریں؟	چه بکنند؟
جو کچھ تُو کرے	ہر چه بکنی ✦	مَیں کروں ✦	بکنم ✦
تم کرو ✦	بکنید ✦	ہم بھی کریں ✦	ما ہم بکنیم ✦
ہم کہاں جائیں؟	ما بکجا برویم ✦	چاہئے کہ تو نہ جائے	باید کہ نروی

(بکند) کرے۔ (بکنند) کریں وغیرہ ایسے افعال ہیں

جو مستقبل اور حال دونو کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً "اصغر چہ بکند" ہیں دونو معنی لئے جاتے ہیں۔ "اصغر اب کیا کرے (حال) اور اصغر آئندہ کیا کرے"۔ اسلئے ایسے فعلوں کو **افعالِ مضارع** بولتے ہیں +

قاعدہ ۔ اس فعل بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے +

کردن سے کُنَدْ ۔ خوردن سے خُورَدْ اور رفتن سے رَوَدْ وغیرہ

مشق ۔ مصادر مع معانی حفظ کرو :۔

مصدر	معنی	مضارع	مصدر	معنی	مضارع
دادن	دینا	دِہَدْ	دیدن	دیکھنا	بینَدْ
داشتن	رکھنا	دَارَدْ	دوختن	سینا	دوزَدْ
دانستن	جاننا	دَانَدْ	دوشیدن	دُھنا	دوشد
درخشیدن	چمکنا	دَرَخْشَدَ	دویدن	دوڑنا	دوَدْ
دریدن	پھاڑنا	دَرَدْ	دُزدیدن	چُرانا	دُزْدَدْ
درودن	کاٹنا	دَرَوَدْ	دمیدن	پھونکنا	دِمَدْ

مندرجۂ ذیل طور سے ہر ایک مضارع کی گردان کرو :۔

"گردان دادن مصدر سے" (دہد)						
غائب		حاضر		متکلم		کیفیت
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	بَ کلام کی سجاوٹ کے لئے استعمال کی گئی ہے
بدہد	بدہند	بدہی	بدہید	بدہم	بدہیم	
وہ دے	وہ دیں	تو دے	تم دو	میں دُوں	ہم دیں	

اُردو بناؤ :۔

کُنَد ہرچہ خواہد خداوندِ پاک۔ بُوَد ہرچہ باشد بہ تقدیرِ ما۔ نخواہم ترسید چراکہ خدا دارم۔ خدا دارم چہ غم دارم +

این را بخواہرم خواہم بخشید۔ ہرکہ گناہ کُند از خدا نترسد آنانکہ با بداں نکوئی کُنند با نیکاں بد بکنند۔ دلِ دوستاں آزردن مُرادِ دُشمناں بر آوردن است۔ برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر۔ آوازِ دُہل از دور خوش آید +

فارسی بناؤ :۔

مَیں جانتا ہوں کہ وہ آج دوڑیگا۔ احمد کتاب چُراتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ اگر چوہا جال کاٹے تو کبوتر جائے۔ درزی کپڑے سیئے تو میں دیکھوں۔ جب سورج چمکے۔ تو ماں دود دوہے۔ جب تو

جانے اور پھر تکبّر کرے تو تُو جاہل ہے۔ تو
دوستوںؔ کو کب محروم کرے (رکھےؔ) جبکہ تو
دشمنوں کا بھی خیال رکھتا ہے +

نوٹ لہ رکھتا ہے ۲؎ دُور کے ڈھول سہاؤنے ۳؎ دوستاں را کجا کنی محروم - تو کہ با دشمناں نظر داری +

مشق فعلِ مضارع

اُردو لکھو :-

۱- حالا موہن چہ بکند - ہرچہ برادرانش کُنند - او ہم بکند - اگر قدرے توقف کنی با تو بیروں بروم - اگر تُو بخانۂ زید بروی کتابے خواہی یافت - باید کہ خلافِ رائے پدرت نہ کنی - باید کہ شما خلافِ فرمائشِ اخوندتاں نکنید - باید کہ کارے بکنیم - پدر طفل را از آسماں بر زمیں آورَد و اخوند از زمیں بآسماں بَرد +

۲- اوپر کی لکھی ہوئی عبارت میں سے افعالِ مضارع علیحدہ کرو اور پھر اُن کے مصادر سے ماضی مطلق جمع حاضر بناؤ +

۳- فارسی لکھو :-

(۱) اجازت ہے کہ کوئیں پر جاؤں اور پانی پیئوں - بیمار کو چاہیئے - پرہیز کرے - اگر تو تھوڑا عرصہ ٹھیرے - تو میں ایک کتاب دوں - اب مجھے کیا کرنا چاہیئے ؟

(ب) لوگوں نے سکندر اعظم سے پوچھا کہ "اے اسکندر تو اُستاد کو باپ سے کیوں برتر جانتا ہے"۔ اُس نے کہا۔ "باپ نے مجھے جسمانی زندگی دی - مگر اُستاد نے رُوحانی زندگی بخشی" +

۴- ذیل کے مصادر سے مضارع بنا کر فقرات میں استعمال کرو :-

مصدر	معنی	مضارع	مصدر	معنی	مضارع
رُستن	اُگنا	روید	رمیدن	بھاگنا	رمد
راندن	ہانکنا	راند	رنجیدن	خفا ہونا	رنجد
رسیدن	پہنچنا	رسد	ریختن	گرانا	ریزد
رُفتن	جھاڑو دینا	روبد			

۵- نیچے لکھی ہوئی کہانی کو پورا کرو :-

پادشاہے عابدے جاہل را نزدِ خود طلبید - عابد اندیشید کہ دارُوے ____ (کھانا) تا ضعیف ____ (ہونا)

شاید کہ پادشاہ چیزے (بخشنا)____ یا ازو عنایتے
(پہنچنا)____ آوردہ اللہ کہ ذاروئے بخورد - کہ
زہرِ قاتل بُود - بمُرد ۔
چوں بندہ خدائے خویش را____ (جانا)
باید کہ بجز خدا از کسے اُمّید بخشش____ (رکھنا)
اِن کہاوتوں کو حفظ کرلو :-
(۱) تا خدا ندہد سلیماں کے دہد؟ خدا مہربان کل جہاں مہرباں ۔
(۲) چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی؟ باپ بے لاج - بچہ لا علاج ۔
(۳) دانشتہ آید بکار گرچہ باشد سرِ مار ۔ کھوٹا پیسہ بُرا بیٹا وقت پر کام آ جاتا ہے ۔
(۴) شنیدہ کے بُود مانندِ دیدہ؟ دیکھے اور سُنے کا ہزار کوس کا فرق ہے ۔

مشق مصادر

ذیل کے مصدروں کو غور سے پڑھو :-

زاریدن	رونا	زارد	ساختن	بنانا	سازد
زیستن	جینا	زِید	سپردن	سونپنا	سپُرد
زادن	جننا	زاید	ستودن	تعریف کرنا	ستاید

اُردو میں ترجمہ کرو :-
ہر کہ آید عمارتِ نَو سازد - و ہر کہ برَود دیگرے را بسپُرد - خوردن از بہرِ زیستن است نہ زیستن برائے خوردن - اُو در ستودنِ اُو سعیِ بے فائدہ کرد - نانِ جَو خوردن و بر زمین نشستن بہ از ستودن و بخدمت ایستادن - رفتن بہ ارادت و آمدن بہ اجازت - ہرکہ خودرا بخدا بسپُرد از غم رہائی یابد ۔
فارسی لکھو :-
نیک کام کرنا اور خدا پر بھروسا رکھنا - جانا اپنے اختیار آنا پرائے بس - بدوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہے جیسا کہ نیکوں کے ساتھ بُرائی کرنا - دوستوں کا دِل دُکھانا بُرا ہے - اپنا کام دُوسروں کو سونپنا گُناہ ہے - غلام بچّے جننا بُرا ہے - جینے کی خواہش کرنا رونا خریدنا ہے ۔
نیچے لکھی ہوئی کہانی کو پورا کرو :-
نابینائے در شبِ تاریک از خانہ اش بیروں (آنا) و سبوئے بر دوش راہ بگیرد - شخصے در راہ باو دوچار (ہونا) و ____(کہنا) اے ناداں!

رُوز و شب پیشِ تو یکسان است و روشنی و
تاریکی در چشمِ تو برابر - ایں چراغ بچہ کار
(آنا) ت نابینا بخندید و گفت - کہ ایں
چراغ از بہرِ خود نیست بلکہ از برائے تو
تا سبویم نشکنی ÷

اِس کہانی کو پڑھ کر فارسی میں جواب دو :-
(۱) نابینا در شبِ تاریک چرا بر آمد ؟ و بچہ
طور مے گذشت ؟
(۲) شخصے ازو چہ پُرسید ؟
(۳) جوابش چہ بُود ؟

اِن سوالوں کو زبانی یاد کرو :-

تکبّر بوَد عادتِ جاہلاں - تکبّر نباید ز صاحبِ دِلاں
تکبّر بوَد مایۂ مُدبری[۲] - تکبّر بود اصلِ بد گوہری

لغت [۱] صُراحی [۲] بد بختی - بلکہ[۳]

سبق چہاردہم
فِعلِ حال

مہتر کیا کرتا ہے ؟	مہتر چہ مے کند ؟

وہ پانی پیتے ہیں ÷	آنہا آب مے نوشند
تو کیا کھاتا ہے ؟	تو چہ مے خوری ؟
میں روٹی کھاتا ہوں ÷	من نان مے خورم ÷
تم کیوں پوچھتے ہو ؟	شما چرا مے پُرسید ؟
ہم لاہور جاتے ہیں ÷	ما بہ لاہور مے رویم ÷

مے کند (کرتا ہے)۔ مے خوری (کھاتا ہے) وغیرہ
ایسے افعال ہیں - جن سے کام کا ہونا اِسی زمانے
میں معلوم ہوتا ہے - اِس لئے اِنہیں فِعلِ حال
کہتے ہیں ÷

قاعدہ - صاف ظاہر ہے کہ مضارع کے پہلے 'مے'
یا 'ہمے' لگا دیتے ہیں ÷

گردان :- نوشتن (لکھنا)

غائب		حاضر		متکلّم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مے نویسد	مے نویسند	مے نویسی	مے نویسید	مے نویسم	مے نویسیم
وہ لکھتا ہے	وہ لکھتے ہیں	تو لکھتا ہے	تم لکھتے ہو	میں لکھتا ہوں	ہم لکھتے ہیں

ذیل کے مصادر سے فعل حال بنا کر فقرات بناؤ :-

شُستن	دھونا	شوید	شگافتن	پھاڑنا	شگافد
شگفتن	کِھلنا	شِگفد	شناختن	پہچاننا	شناسد

اُردو لکھو :-

در ورزشِ جمناستک ہم دست داری یا نہ ؟
بلے ! در ہمہ ورزشہا کم کم دست میدارم۔
عبد اللہ در خانہ میل گرد[۱]انی مے کند ۔ گاہے
گاہے کشتی میگیرد۔ جاروپ کش را مے طلبم ۔ کہ
خانہ را روبد ۔ تا ہنوز ایں را جاروب نکردہ
است ۔ آقا ! آنجا رفتہ بودم ۔ اُو دست و رُو
مے شوید و نمے آید ۔ عجب احمقے بودہ کہ شخصیتِ
من نشناسد ۔ شاید کہ مے غنود ۔ معلوم نیست ؛
تُرقہ[۲] را کجا داشتہ بودی ؟ ہمہ جا تلاش نمودم
نمے یابم ۔ حالا چرا بلونشان[۳] میروی ؟ باش کہ
من ہم آیم ۔ با بچہا توپ[۴] بازی خواہم کرد ؛
[۵] یکے مے رود دیگرے مے رسد

فارسی لکھو :-

۱۔ احمد کہاں جاتا ہے ۔ شاید پیریڈ[۳] کو تیار ہے ۔
وہاں بچوں کے ساتھ گیند[۴] بلا کھیلیگا ۔ میں نے
اُس کو تلاش کیا مگر وہ وہاں نہیں تھا ۔ نہیں
وہ وہاں تھے ۔ شاید تم اُسے نہیں پہچانتے ہو ۔
اصغر وہاں پٹاخہ[۲] دیکھتا ہے ؛

۲۔ ایک پادشاہ نے ایک پارسا سے پوچھا کہ تُو ہم
کو کبھی یاد کرتا ہے ۔ اُس نے کہا ہاں ! جس[۵]
وقت بزرگ و برتر خدا کو بھول جاتا ہوں ۔
تجھے یاد کرتا ہوں ؛

فارسی میں جواب دو :-

پادشاہ از پارسا چہ پرسید ؟ اُو چہ جواب داد ؟
نتیجۂ ایں حکایت چیست ؟

نوٹ ۔ [۱] موگری پھیرنا [۵] ہرگہ

مشق فعلِ حال

اُردو بناؤ :-

کالسکۂ اسبی ۔ بگھی کشتیٔ بخار ۔ جہاز
امپراطور ۔ شہنشاہ امپراطریس ۔ ملکہ
بلیت ۔ ٹکٹ ترن ۔ گاڑی
ہوتل ۔ ہوٹل

۱۔ دیدم کہ مردم از ترن فرود مے آیند ۔ و بر
کالسکہ ہائے اسبی سوار شدہ بسوئے شہر
مے روند ۔ گاہے سوارِ کشتیٔ بخار مے شوند ۔

گر تو میخواہی کہ بہ لندن بروی و امیر اطوار
را بینی باید کہ بہ کشتیٔ بخار سوار شوی۔
پارلمان کہ مشورت خانۂ دولت برطانیہ است قابل
دید ست ۔ ہر جا ترن موجود است۔ بلیت
گرفتہ بہ ہوٹل یا بہر جاے کہ مے خواہید راہ
بگیرید ٭

۲۔ فارسی لکھو :۔

احمد گھر سے بگھی پر سوار ہوتا ہے اور ریلوے
سٹیشن پر پہنچتا ہے۔ ٹکٹ خریدتا ہے۔ ریل
پر سوار ہو کر بمبئی جاتا ہے۔ وہاں ایک دن
قیام کرتا ہے۔ پھر جہاز پر سوار ہو کر لندن
کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ سُنا ہے کہ ۱۹۲۳ء
میں وہاں جانا ناممکن ہوگا۔ کیونکہ ٹکٹ نہیں
ملیگا۔ وہاں کی پارلیمنٹ قابل دید ہے۔ لندن
میں ہر جگہ گاڑی ہے۔ اور ہوٹل بہت زیادہ
ہیں۔ تلفظ کا لکھا ہر جگہ ملتا ہے ٭

۳۔ ذیل کے مصدروں کی مدد سے چوتھا سوال حل
کرو :۔

اوفتادن	گرنا۔ پڑنا	اُفتد	فرستادن	بھیجنا	فرستد

فرمودن	فرمانا	فرماید	فرود آمدن	اُترنا	فرود آید
فرو ماندن	عاجز رہنا	فرو ماند	فہمیدن	سمجھنا	فہمد

۴۔ مندرجہ ذیل کہانی کو فعل لگا کر پورا کرو :۔
روزے جاہلے بہ کالسکۂ اسپی سوار شدہ
بسوے شہر مے رفت۔ در راہ بہ عاقلے
دو چار شد :۔
جاہلے از کالسکہ ـــــ (اُترنا) و ازو ـــــ (پوچھنا)
آغا! شاید کہ امسال لندن ـــــ (جانا) جوابش
داد۔ خیر! سال آیندہ بندہ زادہ را ـــــ (بھیجنا)
چہ ـــــ (فرمانا) آغا! تاسّف میخورم۔ سخنت را
ـــــ (سمجھنا) از فہمیدن آں ـــــ (عاجز رہنا)
مگر کتر ہستی کہ سخنم ـــــ (سمجھنا) جوابش
داد تاسف ـــــ (کھانا) کہ سخنت را ـــــ (سُننا)
(غصّے میں) عجب احمقے ہستی ؟ جاہل (آہستہ سے)
تو ہم کم نیستی کہ با من حرف زنی ٭

نوٹ

۱ آنچہ نصیب است بہم مے رسد ٭

سبقِ پانزدہم

فعلِ امرِ حاضر

(۱) تُو آ ۔ (بیا)	سلام کرو ۔ (سلام بکنید)
وہاں جا (آنجا بُرو)	سعید اُٹھو ۔ (سعید برخیزید)
سبق پڑھ (سبق بخواں)	کتاب دیکھو ۔ (کتاب ببینید)

مثالوں سے ظاہر ہے کہ ان فقروں میں حُکم کے معنی پائے جاتے ہیں ۔ فعل کی ایسی صورت امر کہلاتی ہے ۔

قاعدہ ۔ مضارع مخاطب کے صیغے کا مابعد معہ حرکتِ ماقبل دور کرکے امرِ حاضر بنا لیتے ہیں ۔

بیا اصل میں آمدن مصدر سے مضارع بنایا 'آید' 'د' دُور کیا آے رہ گیا اور سجاوٹ کے لئے 'ب' زیادہ کر دی ۔ 'بیاے' یا 'بیا' رہ گیا ۔ جمع کے لئے 'ید' اور زیادہ کرو ۔

گردانِ حاضر

واحد	جمع
بُرو (تو جا)	بروید (تم جاؤ)

(۲) مندرجہ ذیل مصادر سے امر بنا کر یاد کرو :۔

کاستن ۔ گھٹنا	کاہد	کشیدن ۔ کھینچنا	کشد
کاشتن ۔ بونا	کارد	کوفتن ۔ کوٹنا	کوبد
کشادن ۔ کھولنا	کُشاید	کوشیدن ۔ کوشش کرنا	کوشد
کُشتن ۔ مارنا	کُشد		

(۳) اُردو لکھو :۔

رشید ! برخیز ۔ آفتاب بر آمد ۔ آفتابہ بگیر ۔ دست و رُو شُستہ جامہ در بر کُن ۔ کوش تا عزیزِ جہاں شوی ۔ خدا را یاد کن کہ او مشکل را کُشاید ۔ مُوذی را بکُش و تصویر بکَش ۔ نصیحتِ بزرگاں گوش کُن ۔ نیکی کن در چاہ انداز ۔ فصلے کار و بخدا بسپار ۔ بر غریباں لطفِ بے اندازہ کُن ۔ میراثِ پدر خواہی علمِ پدر بیاموز ۔ اوّل اندیش و بعد از آں بگو ۔

(۴) فارسی لکھو :۔

کوشش کر ۔ اس کتاب کو پڑھو ۔ جب بڑے ہو جاؤ گے ۔ تو بری صحبت سے پرہیز کرنا ۔ بچپن کا وقت غنیمت سمجھو (شمردن) ۔ اسے

عبد اللہ! ہر روز مت آ۔ محبت کم ہوتی ہے۔ روز آ اور محبّت گھٹا۔ غریب کی امداد کر۔ کر مزدوری کھا چوری۔ کہنا آسان ہے۔ مگر کرنا دشوار۔ پہلے تولو پھر بولو۔ تو جان تیرا کام جانے۔ سیدھے راستے چل، اگرچہ دور ہی ہو ٭

سبقِ شانزدہم

فعلِ امرِ غائب

جعفر سبق پڑھے ٭	جعفر سبق بخواند ٭
وہ سفر کرے ٭	او سفر بکند ٭
گوپال کتاب لائے ٭	گوپال کتاب بیارد ٭
وہ یہاں آئیں ٭	آنہا اینجا بیایند ٭

ان مثالوں میں بخواند - بکند - بیارد وغیرہ ظاہر میں مضارع کے صیغے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اصل میں ان میں غائب کو کسی کام کرنے

کا حکم دیا گیا ہے۔ ایسے صیغوں کو امرِ غائب کہتے ہیں ٭

تعریف۔ امرِ غائب وہ فعل ہے۔ جس سے ظاہر ہو۔ کہ غائب کو کسی کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے ٭

قاعدہ۔ مضارع کے غائب کے صیغوں پر ب زیادہ کرکے امرِ غائب بنا لیتے ہیں ٭

گردان۔ نوشتن مصدر (نویس)

غائب

واحد	جمع
او بنویسد	آنہا بنویسند
وہ لکھے	وہ لکھیں

نیچے لکھے ہوئے مصدروں سے فعلِ امر غائب بنا کر سوال (۲) حل کرو:-

گداختن	پگھلنا	گدازد	گرفتن	لینا۔ پکڑنا	گیرد
گذاشتن	گزارنا	گذارد	گستردن	بچھانا	گسترد
گذشتن	گزرنا	گذرد	گنجیدن	سمانا	گنجد
گردیدن / گشتن	پھرنا	گردد	گماشتن	مقرر کرنا	گمارد

۲ - اُردو لکھو :-

بزرجمہر را پرسیدند کہ بہترینِ بادشاہان کدام کس است؟ جواب داد (۱) آنکہ نیکاں از وے ایمن باشند و بداں خائف (۲) بساطِ خیر خواہیٔ عوام بگسترد (۳) از خطاہاےِ خلائق در گذرد (۴) تکبّر و تصوّر در سرش نہ گنجند (۵) شخصے را کہ بگمارد در نظر دارد۔ (۶) گذشتہ را صلوۃ آیندہ را اِحتیاط +

(۳) فارسی درج کرو :-

سب سے اچھا آدمی وہ ہے - جو کہ نیکی کا جال بچھائے - اور دشمن کا گناہ چھپائے۔ اُس کو کہو کہ جعفر پڑھے اور اصغر کھیلے۔ اگر وہ آئے تو اس سے کہنا کہ وہ ایسا حاکم مقرر کرے - جو انصاف کو پھیلائے - بدی سے بھاگے - گناہ پر روئے - آدمی کو پہچانے - بات کو جانے - موقعہ کو سمجھے اور عزت پر مرے - ظلم پر اُس کا دل پگھلے - رحم میں اُس کا وقت گزرے اور ہمدردی کی آگ میں جلے +

نوٹ :- ۱ خیالاتِ باطلہ - جھوٹے خیالات +

سبقِ ہفدہم

فعلِ امر - دوامی

تو لکھ	تو بنویس	تو لکھتا رہ	تو مے نویس
حفظ کر	حفظ کُن	حفظ کرتا رہ	حفظ مے کُن
شربت پی	شربت نوش	شربت پیتا رہ	شربت مے نوش

اِن مثالوں میں 'مے نویس'، 'مے کن'، 'مے رو' اور 'مے نوش' ایسے فعل ہیں - جن سے امر کے معنی ہمیشگی کے ظاہر ہوتے ہیں - اسلئے اس قسم کے امر کو 'امر دوامی' بولتے ہیں +

تعریف - امر استمراری یا دوامی وہ فعل ہے - جس میں حکم کے معنی بطور ہمیشگی کے پائے جائیں +

قاعدہ - امر واحد حاضر کے صیغے پر لفظ 'مے' زیادہ کرنے سے امر دوامی بن جاتا ہے +

گردان - نِوِشتن مصدر

حاضر

جمع	واحد
×	مے[۱] نویس (لکھتا رہ)

نوٹ :- اس کا صرف ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے ۔

۱- ذیل کے مصدروں سے فعل امر دوامی بناؤ۔ اور فقروں میں استعمال کرو :-

نازیدن	ناز کرنا	نازَد	نہادن	رکھنا	نہِد
نالیدن	رونا	نالد	نہفتن	چھپانا	نہفتد
نشستن	بیٹھنا	نشیند	وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد
نگاشتن	لکھنا	نگارد			

۲- اُردو میں ترجمہ کرو :-

عاطِل[۱] منشیں ورقے بخراش[۲] - در نتوانی قلمے مے تراش - اے نازنین ! مے ناز مے ناز - حتٰے قہرِ خدا بر تو غلبہ یابد ۔

دِلا ! مے ہراس - مے ہراس - مبادا از فرمانِ خدائے بزرگ و برتر سر تابی ۔

اے باد ! مے وَز - مے وَز - باشد کہ بوئے وطنِ مالوفم یابم ۔

مے نویس مے نویس - خوش نویس خواہی شد - کسے چہ خوب گفتہ :- ؎

گر تو مے خواہی کہ باشی خوشنویس
مے نویس و مے نویس و مے نویس

۳- فارسی بناؤ :-

اگر تو چاہتا ہے کہ قابل آدمی بن جائے - محنت کرتا رہ - حافظ بننے کے لئے حفظ کرتا رہ - نیک بننا چاہے تو پڑھتا رہ - خدا سے ملنا ہے تو روتا رہ - ملعون ہونا ہے تو ناز کرتا رہ - بے وقوف ! عاقل سے ملتا رہ اور جاہل سے بچتا رہ ۔

اے خوشنویس ! تجھے چاہیئے کہ لکھتا رہے - لکھتا رہے ۔

۴- فعل امر دوامی اور ماضی استمراری میں کیا فرق ہے - مثالوں سے واضح کرو ۔

---

[۱] شست ، [۲] خراشیدن (چھیلنا) ۔

سبقِ ہشتدہم

فعلِ نہی

(ب) نہی		(ا) امر	
جلدی مت کر +	زود مشو +	جلدی کر +	زود شو +
چُپ رہ +	حرف مزن +	بات کر +	حرف بزن +
چائے مت لا +	چائے میار +	پانی دو +	آب بیار +
سگریٹ مت پیو +	سیگار مکشید +	روٹی کھاؤ +	نان بخورید +

مقابلے سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ (ا) فقرات سے ایک قسم کا حکم اور دوسری طرف کے فقرات میں ایک قسم کی ممانعت پائی جاتی ہے۔ اس قسم کے فعلوں کو ’نہی‘ کہتے ہیں +

تعریف۔ ایسے فعل جن میں کسی کام سے روکا جائے۔ فعلِ نہی کہلاتے ہیں +

قاعدہ۔ امر حاضر کے پہلے ’میم زبر والا یا نون‘ لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے +

گردان۔ خُوردن مصدر

نہی

جمع	واحد
مخورید (تم مت کھاؤ)	مخور (تو مت کھا)

۱۔ اُردو میں ترجمہ کرو :۔

ہر آں سرّے که داری بادوستاں درمیان منہ۔ باشد که وقتے دشمن شوند۔ و ہر بدے که توانی بدشمن مرساں۔ باشد که روزے دوست گردد۔ سخنے که نہاں خواہی۔ باہیچکس مگو۔ اگرچه دوستِ مخلص باشد +

خامشی به که ضمیرِ دل خویش | باکسے گفتن و گفتن که مگو

بابداں کم نشیں که صحبتِ بد | گرچه پاکی ترا پلید کند

چو عسل ندہی نیش مزن

زنا پاک زاده مدارید اُمید | که زنگی به شُستن نه گردد سپید

۲۔ فارسی لکھو :۔

کسی غریب کا مال نہ لے۔ کسی کا دل نہ دکھا۔ کمزوروں پر ظلم نہ کر۔ یتیموں پر رحم کر۔ خدا کے حکم سے گردن نہ پھیر۔ نیکی کو سواری سمجھو اور بدی کو بوجھ خیال کرو۔ نیک آدمی زندہ ہے۔ اگرچہ مُردہ ہو۔ ظالم

مردہ ہے ۔ اگرچہ زندہ ہو ۔ موذی کو مار اور مظلوم کو پال ۔ دن کو کام کرو ۔ رات کو آرام کرو ۔ نہ وقت گنواؤ ۔ نہ پچھتاؤ ۔

۳ ۔ مندرجہ ذیل مصادر سے 'فعل نہی' بناؤ :-

لانیدن	بیہودہ بکنا	لافد	مُردن	مرنا	رمیرد
لرزیدن	کانپنا	لرزد	یافتن	پانا	یابد
لغزیدن	پھسلنا	لغزد	ہراسیدن	ڈرنا	ہراسد
ماندن	رہنا	ماند	ترسیدن	ڈرنا	ترسد

نوٹ :- ۱ بھبد ۲ پوشیدہ ۳ شہد ۴ ڈنگ ۔

سبق نوزدہم

اسم فاعل (قیاسی)

(۱)	(۲)
۱ ۔ زید کام کر ۔	زید کار بکن ۔
زید کام کرنے والا ہے ۔	زید کار کنندہ است ۔
اصغر خط لکھ ۔	اصغر خط بنویس ۔
اصغر خط لکھنے والا ہے ۔	اصغر نویسندۂ خط است ۔

زید ڈھونڈھ ۔	زید بجوے ۔
زید ڈھونڈھنے والا ہے ۔	زید جوئندہ است ۔
ب یہ جولاہا ہے ۔	این بافندہ است ۔
یہ جلاہے ہیں ۔	این بافندگان اند ۔
منشی آیا ۔	نویسندہ آمد ۔
محرر آئے ۔	نویسندگان آمدند ۔

(ا) مثالوں کے دیکھنے سے معلوم ہوگا ۔ کہ (۱) میں تو حکم پایا جاتا ہے ۔ اور نمبر (۲) کام کے کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں ۔ ایسے اسم کو 'اسم فاعل' کہلاتے ہیں ۔

تعریف ۔ اسم فاعل وہ ہے جو کسی کام کے کرنے والے کو ظاہر کرے ۔

قاعدہ کسی امر کے اخیر زیر زیادہ کر کے لفظ 'ندہ' بڑھا دیتے ہیں ۔ لیکن اگر امر حاضر کے اخیر الف یا واو ہو ۔ تو اس کے بعد 'ندہ' سے پہلے 'ے' مجہول بڑھا دیتے ہیں جیسے آ سے آیندہ اور گو سے گویندہ وغیرہ ۔

مندرجۂ ذیل مصادر سے 'اسم فاعل' بناؤ :-

خواندن ۔ گرفتن ۔ باختن ۔ فروختن ۔ رنجشیدن

دیدن - دریدن - زادن - کوفتن - نہادن - یافتن

(۱) اُردو بناؤ :-

نوشیرواں گوید - کہ درندۂ پردۂ کسے را پردہ دریدہ میشود - و آشکارا کنندۂ نہانِ خویش را پشیمانی مے باشد - جوئندہ یابندہ است - آفرینندۂ جہاں روزی دہندہ است - بندہ ملازم مے شود - بافندہ احمق مے باشد - خورندہ کاہل مے شود - بجبر گیرندہ ظالم میگردد +

۵

بلندی دہِ آسمانِ بلند کشایندۂ دیدۂ ہوشمند

جہاں آفریں وزجہاں بے نیاز بہنگام بیچارگی چارہ ساز

(آفرینندہ آفتابے را درخشندہ و فروزندہ و انسانے را بینندہ و خورندہ آفرید است) +

(۲) روایت بتاتی ہے کہ ایک عابد دس من کھانے والا تھا اور صُبح تک عبادت کرنے والا ایک دانا نے سُنا اور کہا - اگر یہ احمق آدھی روٹی کھانے والا اور تمام رات سونے والا ہوتا تو خدا کی قسم بہت فضیلت پانے والا ہوتا + خدائے بزرگ بدی کا دیکھنے والا اور گناہ کا

بخشنے والا ہے - ہمسایہ نیکی کو گھٹانے والا اور گناہ کو بڑھانے والا ہے +

دو آدمی خلقت کے لئے ایک کام کرنے والے ہیں - نیک آدمی خلق کے تشنۂ حلق کو تازہ کرنے والا اور بُرا آدمی خلق کے حلق میں زہر ڈالنے والا - بہت سے بیچنے والے آئے - لیکن نیکی کے بیوپاری بہت کم ملے +

سبقِ بستم

اِسم فاعل (سماعی)

۱- اِس عبارت میں سے اسم فاعل (کام کے کرنے والے) علیحدہ کرو +

خداوند کریم جہاں آفریں ہے - اگر ایک آقا پیدا کیا ہے تو دوسرا خدمتگار - ایک خردمند بنایا تو دوسرا بے عقل - ایک دانا دوسرا نادان

ایک کو بندہ بنایا تو دوسرے کو بندہ نواز۔ (نواختن پالنا) ۔کوئی غمگین بیٹھا ہے ۔کوئی اندوہناک ۔کوئی شاداں ہے ۔کوئی رنجور۔کوئی زور آور۔کوئی کمزور ۔ غرض جو کچھ کسی کے لائق ہوا اُسے وہی دیا ؀

جہاں آفریں ۔	جہان کے پیدا کرنے والا۔
بندہ نواز ۔	غلام کو پالنے والا ۔

دیکھو ۔ جہاں آفریں۔ خدمت گار۔ دانا (جاننے والا) ناداں (نہ جاننے والا)۔غمگیں (غم والا) وغیرہ وغیرہ ایسے اسم ہیں ۔جن سے کسی کام کا ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اور کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں ۔ اس لئے ہم اُنہیں بھی اسم فاعل کے نام سے پکارینگے ؀

قاعدہ۔اس کے بنانے کے قاعدے جیساکہ ظاہر ہے مختلف ہیں. مثلاً (۱) اسم اور امر ملکر ۔ جیسے جہاں آفریں ۔ بندہ نواز ۔ کار ساز ۔ خیر خواہ وغیرہ ۔ (۲) اسم کے آخر لفظ گار۔گر۔وار۔ مند۔آور۔گین و بان وغیرہ زیادہ کرنے سے۔ جیسا خدمتگار ۔زرگر۔ قلعدار۔ خردمند ۔ زور آور۔

غمگین ۔ مہربان وغیرہ ؀

۲ ۔مندرجہ بالا عبارت کا فارسی میں ترجمہ کرو ؀

فارسی سے اُردو میں ترجمہ کرو :۔

رُوزے پادشاہے غمگیں و اندوہناک نشستہ بود ۔ خدمتگار را طلبیدہ حکم کرد کہ وزیر را بگو تا بہترین منجمے را برائے تعبیر حاضر سازد۔ منجم آمد و گفت ۔ اے پادشاہ ! ہمہ اقارب تو پیشِ رُو خواہند مرد ۔ پادشاہِ زور آور آں بیچارہ را بزنداں فرستاد ۔ او را بہترین خلائق خواند ۔ بعد از آں دیگرے را طلبید و تعبیرِ آں خواب پرسید ۔جواب داد کہ تو از ہمہ اولاد و اقارب زیادہ تر عمر خواہی کرد ۔باید کہ ہر لمحہ و ہر آن خوشدل و خرّم شوی۔ غمگیں منشیں ۔چراکہ جہاں آفریں کار ساز ہم بودہ ۔ پادشاہ فرمود خلعتے بدہند و او را نیکو ترین خلائق در گماشت ۔ یکے در آں مجلس خواند ؀ ۵

بلبلا مژدۂ بہار بیار
خبرِ بد بہ بُوم شوم گزار

۳- ان کو غور سے پڑھو اور فرق معلوم کرو:-

(۱)	(۲)	(۳)
زیادہ	زیادہ (تر / بہت)	زیادہ ترین (بہت ہی زیادہ)
بہ (اچھا)	بہتر (بہت اچھا)	بہترین (بہت ہی اچھا)
نیکو (نیک)	نیکو ترین (بہت نیک)	نیکو ترین (بہت ہی نیک)
بد (بُرا)	بدتر (بتر- بہت بُرا)	بدترین (بترین (بہت ہی بُرا)
		(تفضیل (بڑھوتری)

نمبر (۱) میں صفت کے معنی بغیر کمی و زیادتی کے پائے جاتے ہیں۔ اُسے **تفضیلِ نفسی** کہتے ہیں +

نمبر (۲) بعض کے لحاظ سے زیادتی پائی جاتی ہے۔ اُسے **تفضیلِ بعض** کہتے ہیں +

نمبر (۳) کل کے لحاظ سے بڑھوتری پائی جاتی ہے۔ اُسے **تفضیلِ کُل** کہتے ہیں +

بنانے کا قاعدہ خود لکھو +

سبق بست و یکم

اِسْمِ مَوْصُول

باور - یقین + کُدام - کَون -
تعجیل - جلدی + زیان - نقصان

(۱) اُردو میں ترجمہ کرو :-

سوال- زید چہ مے گوید ؟

جواب- زید مے گوید کہ "من دانم" +

آنکہ (شخصیکہ) میگوید کہ "مے دانم" ازو باور مدار +

سوال- چرا نرفتی ؟

جواب- آنانکہ رفتند - باز نیامدند +

سوال- اخوندت کدام کس است ؟

جواب- ہر آنکو (ہر کہ) پرُسی - اُستادم است ۵

الٰہی ! امیدیکہ دارد برار

(۲) **سوال**- چہ شد ؟ **جواب**- ہرچہ شد - شد +

س- چہ گفتی **ج**- ہر آنچہ بگفتی مگو بازپس +

س- چرا نگوئی - آیا مرا معلوم نخواہد گشت ؟

جواب - ہر آنچہ دانی کہ ترا معلوم خواہد شد -
بہ پرسیدن آں تعجیل مکن - کہ ہیبت
علم را زیاں دارد +

اس مکالمے کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے -
کہ (۱) "آنکہ" - "ہر آنکہ" - "ہر آنکو" (ہر آنکہ او)
وکہ وغیرہ و (۲) "ہرچہ" - "ہر آنچہ" وغیرہ ایسے
کلمات ہیں - کہ جب تک ان کے ساتھ کوئی
دوسرا جملہ نہ ملایا جائے - تب تک ان
کا پورا مطلب ذہن میں نہیں آتا - ایسے
کلموں کو **اسم موصول** اور اُن کے بعد کے
جملات کو صلہ کہتے ہیں +

تعریف - موصول وہ کلمہ ہے کہ جب تک اُس
کے ساتھ کوئی جملہ جو اس کے بعد آتا
ہے نہ ملایا جائے - تب تک اُس کے
معنی اچھی طرح سے نہیں سمجھے جاتے +

(۳) فارسی میں ترجمہ کرو :-

اے منظور! جو کچھ کہ ہوا سو ہوا - جو
کچھ تو نے کہا سو کہا - اب ایسی حرکت
پھر نہ کرنا - افسوس ہے کہ جو کچھ تو

پڑھتا ہے - یاد نہیں رکھتا - برخوردار! جو
کچھ اُستاد صاحب فرمائیں - دل کے کانوں
سے سنا کرو - اُستاد کی خدمت کیا کرو -
جس نے خدمت کی - نیک پھل پایا - جس
نے غرور کیا - ذلیل ہوا - جس نے عاجزی
اختیار کی - عزیز ہوا - جو سویا سو رویا -
جو جاگا سو بھاگا - جس شخص نے علم پڑھا
اور عمل نہ کیا - اس نے گویا ہل چلایا
اور بیج نہ بویا +

(۴) نیچے کے لفظوں کو فقرات میں استعمال کرو :-
ہر کہ - ہر آنکہ - ہر آنکو - ہر آنچہ - ہرچہ +

نوٹ - ہر کہ - ہر آنکہ - ہر آنانکہ انسان کے لئے
آتے ہیں +

آنکہ - آنانکہ
ہرچہ - ہر آنچہ } غیر انسان کے لئے آتے ہیں -

(آنکہ - آنانکہ) انسان کے لئے بھی استعمال ہوتے
ہیں +

سبق بست و دوم

اسمِ مفعول

(ا) اصغر بمدرسہ نیامد- او را سرزنش کردم- آزردہ شُد -از و حالش پرسیدم - جواب نمود کہ آزردہ را میازار ٭

(ب) دریں اثنا سگوچہ[ا] آمد و گربہ را کُشت۔ گربہ کُشتۂ سگوچہ است - ایں رنوِشتۂ تقدیرش بود- مگذارید کہ روے فرش آید- خود نے آید شایستہ است ٭

(ج) عمرم بگذشت یک شب بر عمرِ گزشتہ تامّل میکردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسّف میخوردم-ناگاہ آوازے بگوشم رسید ٭ ؎

نا کردہ گناہ در جہاں کیست بگو؟

مندرجہ بالا جواب میں سے ایسے الفاظ کو جدا کرو جو ایسی چیزوں یا شخصوں کو ظاہر کریں- جن پر کوئی کام واقع ہوُا ہو- مثلاً آزردہ-وہ

(شخص) جس کو دُکھ دیا گیا ہو ٭

تعریف- ایسے اسم کو جو اس آدمی یا چیز کو بتلائے جس پر کوئی کام واقع ہوُا ہو - اسم مفعول کہتے ہیں ٭

قاعدہ- مصدر کے اخیر کے نون کو ہ سے تبدیل کر کے اسم مفعول بن سکتا ہے ٭

(۲) ترجمہ کرو :-

؎ شنیدہ کَے بود مانند دیدہ ؟

؎ فرمودۂ کردہ سیہ رو ہم کرد }
فریاد و ناکردہ ہاے نا فرمودہ }

؎ گذشتہ را صلواۃ - آیندہ را احتیاط ٭

؎ نوشتہ بماند سِیہ بر سفید ٭

؎ داشتہ آید بکار - گرچہ باشد زہرِ مار ٭

(۳) مندرجۂ ذیل مصادر سے اسم مفعول بنا کر فقرات بناؤ :-

برگشتن (پھرنا) - دیدن (دیکھنا) - شِکستن (توڑنا)
گرفتن (پکڑنا) - بستن (باندھنا) - شنیدن (سننا)
پختن (پکانا) - دانستن (جاننا) - داشتن (رکھنا)

[ا] کتے کا بچہ ٭

مشق اسم مفعول

(۱) ترجمہ کرو:۔

گزرے ہوئے وقت پر افسوس نہ کر + آئندہ کو نظر میں رکھ + پچھلا جمع کیا ہوا خرچ نہ کرو + جلی ہوئی روٹی نہ کھاؤ + پکی ہوئی روٹی کھاؤ۔ کیونکہ پکی ہوئی روٹی جلد ہضم ہوتی ہے + پرانا کپڑا بیکار ہوتا ہے۔ آزمائے ہوئے کو نہ آزماؤ۔ جو کہ آزمائے ہوئے کو آزماتا ہے۔ ندامت اُٹھاتا ہے + کاٹے ہوئے جَو بوئی ہوئی گندم سے اچھے ہیں + مرجھایا ہوا پھول کِھلے ہوئے پھول سے بہتر ہے۔ کیونکہ کِھلے ہوئے پھول کو خزاں کا ڈر ہے۔ مرجھایا ہوا بے خطر ہے۔ اِسی طرح مصیبت کا مارا ہوا ناز میں پلے ہوئے سے بہتر ہے + مصیبت ایک جاروب ہے۔ اس جاروب کا جھاڑا ہوا گناہوں کی آلودگی سے ہمیشہ صاف رہتا ہے + میرا دل خدا کی جناب میں جھکا ہوا ہے۔ اور میں اس کے در پر گرا

ہوا ہوں۔ خدا کے در پر گرا ہوا دنیا کے دروازے پر کھڑے ہوئے سے زیادہ اچھا ہے +

کوفتہ کھاؤ۔ دکھ اُٹھاؤ + غم کھاؤ۔ آرام پاؤ +

(۲) مندرجہ بالا امثلہ سے اسمائے مفعول کو علیحدہ کرکے اس کے مصادر اور مصدروں سے

(ا) ماضی مطلق صیغہ واحد غائب اور

(ب) ماضی قریب صیغہ جمع حاضر بناؤ +

(۳) اسم فاعل اور اسم مفعول کے بنانے میں کیا فرق ہے؟

نکتہ (ا) اسم مفعول ہمیشہ متعدی افعال سے مشتق ہوتا ہے +

(ب) جمع کے وقت ہ کو گ سے تبدیل کرکے "اں" لگا لو۔ (خفتگاں۔ خفتہ سے) +

کتب خانہ خصوصی
غلام محسین - سر...

بست و سوم

حاصل مصدر

(۱) فارسی میں ترجمہ کرو :-

(۱) اے امیر! غریبوں کی پرورش کر + میری گفتار بے فائدہ نہیں + تیری رفتار اچھی نہیں + اے شمع! تو سوز و گداز میں ہے - پروانہ گریہ و خندہ ہے +

عاقل وہ ہے جو نیکیوں کو گناہوں کی دستبرد اور نیک اخلاق کو بد راہوں کی لکد کوبی سے محفوظ رکھے - بیوقوف وہ ہے جو دنیا کی کش مکش میں پڑے - داناؤں کی گفت و شنید سے نفرت کرے - دنیا کے بازار میں خرید و فروخت کرے - اخلاقِ حسنہ بیچے اور افعال شنیعہ خریدے - ایسی روشنی قابل اعتراض - ایسی سوزش قابل احتراز (پرہیز) +

(ب) مندرجہ بالا عبارت میں سے ایسے الفاظ چنو

جو کہ فعل کے اثر اور اس کی کیفیت کو ظاہر کریں +

تعریف - حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہے - جس سے فعل کی کیفیت یا اس کا اثر ظاہر ہو +

قاعدہ (۱) ماضی کے اخیر "ار" لگانے سے + گفتن مصدر سے ماضی مطلق گفت اور ار = گفتار +

(دیدن - کردن - خریدن سے حاصل مصدر بناؤ) +

(۲) دو امر ملکر (سوز و گداز) +

(۳) ماضی اور اسم ملکر (دست بُرد) +

(۴) امر و نہی ملکر (کش مکش) +

(۵) دو ماضیاں ملکر (آمد و رفت - خرید و فروخت) +

(۶) امر کے اخیر ہ زیادہ کردو (گریہ - خندہ) +

(۷) امر کے اخیر حرف کو مکسور کرکے ش زیادہ کرو (روِش - سوزِش) +

(۸) مصادر کی علامت "وُدن" کی بجائے "ان" لگاؤ - جیسے فرمُودن = فرم وُدن - فرمان

پیمُودن = پیمان +

(۹) ماضی اور امر ملکر (گفتگوے - جستجوے) +

اُردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) ؎ مرد باید کہ در کشاکشِ دہر
سنگِ زیرینِ آسیا باشد

روزِ قیامت کہ زمین گرم و آفتاب نزدیک رسیدہ باشد و خلائق در گرسنگی و تشنگی مبتلا- ہرکس بارِ گناہانِ خویش را در سر گرفتہ بمحاسبۂ کردارِ خود خواہد آمد +

خردمند و پرہیزگاریش برآر- گرش دوست داری نیازش مدار
چو بر پیشۂ باشدش دسترس - کجا دستِ حاجت برد پیشِ کس

(۲) اِن فقرات میں سے اسم فاعل اور حاصل مصدر الگ کرو +

صفتِ ترکیبی

فارسی میں ترجمہ کرو:-

نواب آصف الدولہ اپنے گھر میں بیٹھا ہؤا تھا- اس کے پاس ایک روتا ہؤا (گریاں) فقیر آیا اور کہنے لگا- اے بندہ نواز میں گردشِ گردوں سے تنگ آگیا- میری امداد کر! دانا نے جواب دیا کہ اے نامعقول! سائیں مہربان ۔کل مہربان +

آخر کار وہ بیچارہ کس مپرس تہی دست چلتا بنا- اتنے میں ایک ہنستا ہؤا (خنداں) فقیر آنکلا- اور کہنے لگا- اے بندۂ خدا! مانگ کیا مانگتا ہے؟ نواب حیران ہوگیا- اُسے بٹھایا اور کہا- میں چاہتا ہوں کہ "میرے دل کی مراد پوری ہو جائے"- اُس نے کہا- اچھا سوا سو روپے لگینگے- اُس نے جھٹ حاضر کر دئے- فقیر کہنے لگا- ذرا ٹھہریئے! میں مراد لاؤں- پس اُٹھتے بیٹھتے (افتان و خیزاں) نظر سے غائب ہو گیا +

گریاں- بندہ نواز- گردوں- کس مپرسی- خنداں- افتان و خیزاں ایسے الفاظ ہیں جو مرکب ہیں اور وصف ظاہر کرتے ہیں- اس لئے انہیں صفت ترکیبی بولتے ہیں +

قاعدے

(۱) امر کے اخیر "اں" یا "ا" زیادہ کرو:-
دانا - بینا - دواں - گریاں

(۲) اسم اور امر کی ترکیب سے:-
خیر خواہ - غریب نواز - دلپذیر

(۳) اسم و نہی ملا کر :- کس مپرس- ہیچمدان ÷

(۴) اسم اور مفعول کی ترکیب سے :- کار آزمودہ- جہاندیدہ وغیرہ ÷

نکتہ- بعض ان میں سے **صفت مشبّہ** کہلاتے ہیں- جن میں وصفی معنی بطور دوام کے پائے جاتے ہیں- ایں محفلِ گریاں کیست- از آتشِ سوزاں حذر باید- گوشتِ بریاں مقوّی است اسپ دواں زود بمنزل مے رسد ÷

صفت مشبّہ اور اسم فاعل میں فرق بتاؤ ÷

اُردو میں ترجمہ کرو :-

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرّج کناں بیروں رفتم

ع مگو اندوہِ خویش با دشمناں
کہ لاحول گویند شادی کناں

ع آں لحظہ کہ از اجل گریزاں گردم
چوں برگ ز شاخِ عمر ریزاں گردم

ع عالم بہ نشاطِ دل بہ غربال[1] کنیم
زاں پیش کہ خاکِ خاک بیزاں[2] کنیم

---

[1] غربال کردن- چھلنی میں چھاننا ÷

[2] خاک بیزاں- مٹی چھاننے والا ÷

ضمیمہ جات

ضمیمہ متعلقہ استعمال "فعل" (قدیم وجدید)

۱- مضارع :- قدیم فارسی میں مضارع یا تو بغیر/ساتھ (۱) ب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے- اور فعلِ حال کے معنی دیتا ہے- مثلاً

(۱) کہتے ہیں- بادشاہ نے بھی اُسی ہفتے شفا پائی
= گویند ملک ہم درآں ہفتہ شفا یافت ÷

(ب) ہر دفعہ شکاری شکار نہیں لے جاتا ہے- ممکن ہے کہ کبھی چیتے کا شکار بنے ÷

ع صیّاد نہ ہر بار شکارے بہ برد
افتد کہ یکے روز پلنگش بدرد (سعدی)

(۲) فعل مستقبل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے (ب کے بغیر/ساتھ) ÷

یہ نہیں کہینگے کہ تیرا باپ کون ہے؟
نہ گویند کہ پدرت کیست؟ (سعدی)

آپ کی بڑی عنایت ہوگی = غایت لطف تو باشد۔
اگر میری مراد پوری ہو جائے۔ تو دس ہزار دینار
غریبوں کو دیدونگا ۔
(ترجمہ) اگر انجام این حالت بہ مراد من باشد۔ دہ
ہزار درم غربا را بدہم +
(۳) مستقبل الحاقیہ (ملانا) کے معنوں میں آتا ہے +
اسے کوئی پورا نہیں کر سکیگا = کس نتواند کہ بجا آورد
(۲) فارسی جدید میں :-
(۱) مضارع صرف کہانیوں کے بیان کرنے میں
استعمال ہوتا ہے ۔ ایسا کہتے ہیں۔ چنیں گویند +
(۲) فعل مستقبل کے معنی دیتا ہے :-
اُس نے پوچھا۔ میں کیا کہونگا۔ گفت چہ گویم +
وعدہ کرتا ہوں ۔ کہ آؤنگا +
وعدہ مے کنم کہ بیایم +
(۳) حال شرطیہ کے معنی دیتا ہے :-
جب تو بازار جاتا ہے ۔ وقتیکہ تو بہ بازار میروی
(۴) مصدر کی جگہ استعمال ہوتا ہے :-
میرے پاس پڑھنے کو کتاب نہیں تھی ۔
کتابے نداشتم کہ بخوانم +

میرے پاس کاٹنے کے اوزار نہیں تھے ۔
اسبابے پیش من نبود کہ بہ برم +
(۵) تمنائی کے قائم مقام ہوتا ہے :-
کاش کہ آپ کا نمک مجھے اندھا کر دے ۔
اگر میں نے جھوٹ کہا ہو !
نمکت کورم کند اگر خلاف عرض کردہ باشم +
(۶) امریہ یا حکمیہ :-
جب تک پیسہ نہ لے پانی نہ دے ۔
تا پول نگیری قطرۂ آب بکسے ندہی +
(۳) فعلِ حال :-
قدیم فارسی (۱) وہ کیا کہ رہا ہے (کہتا ہے)۔ چہ میگوید +
فارسی جدید (۲) (لکھ رہا ہے / لکھتا ہے)۔ او حالا مے نویسد +
(۳) فعلِ مستقبل کی جگہ استعمال ہوتا ہے :-
(۱) اگلے سال انشاء اللہ تبریز جائینگے ۔
سالِ آئندہ انشاء اللہ تبریز میرویم +
(ب) اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا = فائدہ ندارد +
(۴) مصنفوں اور شاہانِ گذشتہ کے کارناموں میں
استعمال ہوتا ہے :-
شیخ سعدی فرماتے ہیں = شیخ سعدی میگوید

(گفتہ است) +

(ب) میگوید = بولے تھے +
گفتہ است = کتابوں میں لکھا ہے +

(۵) مجھے نہیں خیال تھا کہ تو چور ہے =
نمیدانستم کہ تو دزدی +

(۴) فعل مستقبل :- قدیم فارسی +

(۱) یہ تیقن ظاہر کرتا ہے +
پس ظاہر ہے کہ یہ انسان کا نشان نہیں ہوگا =
پس ظاہر است کہ ایں نشانِ انسان نخواہد بود +

(۲) شرطیہ فقرات میں اکثر استعمال ہوتا ہے +
اگر آپ میرے لئے کریں تو میں بہت ممنون ہونگا +
اگر ایں را بہ جہتِ من بکنی خیلے ممنون خواہم شد +

(۳) فارسی جدید میں اسے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے - لیکن جب مستعمل ہو - تو معانی میں خاص قسم کا زور پایا جاتا ہے :-
خواہ میرا باپ بھی مرجائے میں یہ کام کرونگا -

اگر پدرم ہم بمیرد ایں کار را خواہم کرد +
خواہ دنیا ڈوب مرے - میں اس کام کا خیال نہیں چھوڑونگا +
اگر دنیا طوفاں بگیرد من از سرِ ایں کار نخواہم گذشت +

(۵) فعل ماضی :-

واقعات کے بیان کرنے میں استعمال ہوتا ہے - اور تزئین کے لئے ب زیادہ آتی ہے +
جب میں پہنچا = چوں برسیدم +
اُسے بخش دیا = او را بہ بخشیدم +

ا - ماضی استمراری :-

(۱) تواتر پایا جاتا ہے :-
پہاڑ سے متواتر آواز آتی تھی =
بار بار از کوہ صدا مے آمد +

(۲) "لگا" کے معنی دیتی ہے :-
(ا) میں دیکھنے ہی لگا کہ وہ آگیا =
تماشا مے کردم کہ او آمد +
(ب) پرندہ ٹہنی پر بیٹھنے لگا کہ کسی نے بندوق چلا دی +

مرغے بر شاخ مے نشست کہ کسے تفنگ خالی کرد +

(ج)، میں شہر گیا۔ دکانیں دیکھنے لگا کہ توپ کی آواز میرے کان میں پہنچی =

رفتم بہ شہر و تماشائے دکانہا مے کردم۔ کہ ناگاہ صدائے توپ بگوشم خورد +

(۳) فعل حال کے معنی دیتا ہے :-

(ا) تیرا کیا نام ہے ؟ اسمت چہ بود ؟

(ب) کونسی دکان پہ جانا چاہتے ہو ؟

بکدام دُکان بخواستید بروید ؟

(نوٹ) گفتگو فارسی کی خوبی زبان کی آسانی اور قواعد کی زنجیروں کی کم جکڑی پر مبنی ہے +

(۲) شکیّہ :-

"کردہ باشد" کے پہلے "باید" کا لانا جدید فارسی کا خاصہ ہے +

(ا) جب تک یہ خط لندن پہنچے - وہ اپنی تالیف ختم کر چکیگا +

تا اینکہ این کاغذ بہ لندن برسد باید او تالیفِ خود را تمام کردہ باشد +

(۷) اسم فاعل - (فارسی قدیم) "ندہ" کی علامت والا

کتابخانہ خصوصی
غلامحسین - سرود

کثرت سے استعمال ہوتا رہا ہے +

خوانندۂ مغربی در صفتِ بزّازانِ حلب مے گفت +

(جدید فارسی)۔ اسم فاعل جدید فارسی میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ اگر ہو بھی تو صرف صفت کے طور پر :-

(ا) مرد بخشندہ - جانورِ درندہ +

(ب) افغانی محاورات - بہر جہازیکہ بر آں طرف روندہ بود - سوار شدم +

اُردو بناؤ

(۱) آیا تو این را میخواہی یا آں را ؟ من نہ این را میخواہم نہ آں را + آیا شما با اینہا مے روید یا با آنہا ؟ ما نہ با اینہا مے رویم نہ با آنہا +

آیا ما بہمراہِ ایناں بیائیم یا ہمراہِ آناں ؟ شما نہ بہمراہِ ایناں بیائید نہ ہمراہِ آناں + آیا اُو در اینجا مے ماند یا در آنجا ؟ من ہیچ نمے دانم کہ اُو در کجا مے ماند +

(۲) ملتفت باشید - ہیچ کارے نکنید کہ بیخرداں

مے کنند۔ ما ہرگز مثلِ آنہا نمے کنیم۔نمیخواہیم
کہ مانندِ جاہلاں گول بخوردم۔ زِنہار شما گردِ
چناںؒ کار نگردید۔ نہ خیر، ہیچ وقت گردِ
چنیںؒ کارے نخے گردیم ÷
مے باید شما ہمچناںؒ انگریزہا قوم را پروریدؒ۔
خیلے خوب۔ انشاء اللہ چنانکہ آنہا مے پرورند
ما ہم خواہیم پرورد +

شمارِ اعداد

(۳) تو پیشِ خود چند نفر پیش خدمت داری؟ من
یک پیش خدمت دارم۔ لیکن برادرم دو یا
سہ پیشِ خدمت دارد۔ خود ماں شش یا ہفت
پوشاک زیر جامہ و نُہ پوشاک چوغہ و دہ
پوشاک جُبّہ دارم +
عبد اللہ یازدہ توپِ اطلس دارد۔ ما دوازدہ
طاقۂ ماہوت داریم۔ او سیزدہ جُفت موزہ
و جُوراب مے داشت۔ اتفاقاً چہاردہ جفت
کفش و پانزدہ۔شانزدہ جفتُ چکمہ از خانہ اش

بیافت۔ پدرم ہفدہ تا کلاہ دارد۔ کاش ! ما
ہم کلاہ مے داشتیم +
غم مخور۔ ایں تقسیم ازلی است۔ امیر امان اللہ
ہیجدہ دانۂ فانوس و نوزدہ دانۂ لالۂ فرشی و
بیست دانۂ لالہ دیوار کوب مے داشت۔ یکے
پیشِ خدمت بکارش عجلت نمودہ۔ ہمہ را
شکستہ۔ امیر دستِ تاسف مے مالید +
امروز سی و یک قلادۂ سگ از باغِ شالامار
در بلدۂ لاہور آمدند۔ روز ہاے عمرم را شمار
نکردہ ام۔ شاید کہ ہزار باشد +
اوپر کی امثلہ سے واضح ہے کہ 'پیشِ خدمت'
کے ساتھ "نفر" آیا ہے۔ زیر جامہ و
چوغہ کے ساتھ 'پوشاک' موزہ وغیرہ کے ساتھ
'جفت'۔ فانوس وغیرہ کے ساتھ 'دانہ'۔ سگ کے
ساتھ قلادہ وغیرہ استعمال ہوا ہے۔ انہیں
"ردیفِ اعداد" کہتے ہیں +
(۴) سعد۔ سعید آقا ! ساعتِ بغلیِ شما کجا ست؟
سعید۔ پیشِ من است +
سعد۔ چند ساعت است حالا؟

سعید ۔ از یک و رُبع گذشته است ۔

سعد ۔ نه خیر ساعت یک و نیم است ۔

سعید ۔ امروز فراموش کرده ام کوک بکنید ۔

سعد ۔ با ساعتِ مجلسۓ[1] ما کوک بکنید ۔

سعید ۔ عقربکِ ایں ساعت بدو رسیده است ؟

سعد ۔ گماں مے کنم که از سه و رُبع ۳ ۱/۴ ہم گذشته است ۔

سعید ۔ آیا اذانِ ظہر داده شده است ؟

سعد ۔ اذانِ ظہر ہنوز داده نه شده است ۔ برَو ساعتِ[2] بینار را به بیں و حمید را پُرس که ساعت چند است ؟

سعید ۔ بگذارید ۔ که به بینم و بیایم ۔

سعد ۔ حالا ساعت نزدیک بچہار است ۔ مردم نمازِ عصر گذارند ۔ ہنوز وقت عصر بلند است و تنگ نشده چنانکه گوئی ۔

(۵) یکے از مُلوکِ خراساں سلطاں محمود را صد سال بعد از وفاتش بخواب دید که جمله اعضاے او ریخته و بدنِ او خاک شده بود

[1] ٹائم پیس ۔ [2] گھنٹہ گھر ۔

مگر چشمانش که مانندِ ایامِ زندگی در حلقۂ چشم مے گردید و نظر مے کرد ۔ ہمه حکما از تاویلِ آں خواب عاجز ماندند ۔ مگر درویشے که تعبیرِ آں را آورد و گفت ۔ ہنوز چشمش نگران است که مُلکش با دگران است ۔

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کرده اند
کز ہستیش بروۓ زمیں یک نشاں نماند
خیرے کن اے فلاں ! و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر که بانگ بر آید فلاں نماند

مندرجۂ بالا حکایت کو پڑھ کر ان سوالات کا جواب دو :-

(ا) چرا چشمانش در حلقۂ چشم مے گردید ؟

(ب) حکما چرا از تاویلِ آں خواب عاجز ماندند ؟

(ج) ماضی مطلق و ماضی بعید علیحده کرو ۔

(د) اس حکایت کو 'فعل حال' میں لکھو ۔

(۶) **حکایت** ۔ یکے از پادشاہانِ پیشیں در رعایتِ مملکت سستی کردے و بشکر بسختی داشتے ۔ دشمنے صعب رُو نمودے ہمه پشت دادندے و روے به گریز نہادندے ۔

یکے از آناں کہ غدر کردندے با من دوستی داشتے۔ ملامتمش مے کردم و مے گفتم۔ دُون است و ناسپاس و سفلۂ ناحق شناس کہ باندک تغیّرِ حال از مخدومِ قدیم برگردد بجوابش گفتے ؎

زر بدہ مردِ سپاہی را تا سر بدہد
وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

گرامر (ا) ماضی تمنائی کے بنانے کا قاعدہ لکھو۔
(ب) اس حکایت کو ماضی استمراری میں لکھو۔
(ج) ذیل کے الفاظ کو فقرات میں لکھو:۔
دون۔ ناسپاس۔ سفلۂ ناحق شناس۔ برگردد۔ آناں۔

اِس قطعہ کو زبانی یاد کر لو:۔

گر نبودے امیدِ راحت و رنج
پاے درویش بر فلک بودے
ور وزیر از خدا بترسیدے
ہمچناں کز مَلِک مَلَک بودے

(۷) حکایت۔ مردم آزارے را حکایت کنند۔ کہ سنگے بر سرِ صالح زدہ باشد۔ درویش را مجالِ انتقامش نبودہ باشد۔ سنگ را باخود داشتہ باشد تا وقتیکہ ملک را بر آں لشکری خشم آمدہ باشد و او را در چاہ زندانش کردہ باشد۔ در آں زماں درویش آمدہ باشد و سنگ بر سرش کوفتہ باشد۔

ظالم گفتہ باشد تو کیستی؟ درویش جواب دادہ باشد۔ من فلانم و ایں سنگ ہمان است کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی؟ گفتہ باشد چندیں روزگار کجا بودی؟ جوابش نمودہ باشد کہ از جانبِ شما اندیشہ مے کردم۔ اکنوں فرصت را غنیمت شمردم کہ زیرکاں گفتہ اند ؎

چوں نداری ناخن دّرندہ تیز با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد ساعدِ مسکینِ خود را رنجہ کرد
باش تا دستش بہ نبود روزگار پس بکامِ دوستاں مغزش برآر

گرامر۔ اس حکایت کو ماضی استمراری اور ماضی بعید میں لکھو۔

فعلِ مستقبل

(۸) حکایت ۔ روزے "نیک بختی"[۱] را دیدم کہ با
مردِ کاہل مکالمہ مے کرد ۔ کاہل از و پرسید ۔
اے نیک بختی ! خواہم کہ ترا یار بگیرم ۔
تو کے خواہی آمد ؟ جوابش نمود :۔
اے کاہل ! روزے خواہد آمد ۔ ہمہ یار و آشنا
با تو تعلق شاں قطع خواہند نمود ۔ و از آں
زماں تو انگشتِ حسرت بدنداں خواہی گزید ۔
و دستِ تأسف بصد یاس بزمیں خواہی زد +
بچشمِ احتیاج بہر سو نظر خواہی کرد ۔ ماسوائے
بیچارگی و بیگانگی چیزے نخواہد ماند کہ نظرت
خواہد دید ۔ باز رسنِ توبہ محکم گرفتہ او را
خواہی جنبانید ۔ جنبانیدنش ہماں و اجابتِ[۱]
توبہ ہماں ۔ رحمتِ خدائے رحیم و کرمِ ربِّ
کریم از آسمان نزول خواہد گرفت و بتو
بہ نظرِ ترحّم خواہد دید +
آں وقت مرا خواہی یافت ۔ توانی کہ آں دم

[۱] اجابت ۔ قبول کرنا +

سرِ یاری گیری +

فعلِ مضارع

(۹) ے مؤذّن بانگ بے ہنگام برداشت
نمیداند کہ چند از شب گذشت است
درازئے شب از مژگانِ من پرس
کہ یکدم خواب در چشمم نہ گشت است
درازئے شب پیغامے بدہد +
"الحذر"[۱] از فقیہاں الحذر" ۔ بحکم آنکہ نے بینم
ایشاں را کردارے موافق گفتارے ۔ مثنوی
ترکِ دنیا بمردم آموزند   خویشتن سیم و غلّہ اندوزند
عالمے را کہ گفت[۲] باشد و بس   چوں بگوید ۔ نگیرد اندر کس
عالم آں کس بود کہ بد نکند   نہ کہ گوید بخَلق و خود نکند

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند
او خویشتن گم است کرا رہبری کند
آہ پسرہ ! ۔ بمجرّد ایں خیالِ باطل نشاید ۔ روے
از تربیتِ ناصحاں گردانی ۔ و راہِ بطالت[۳] گیری ۔

[۱] ڈر ۔ [۲] کہنا ۔ [۳] دلیری +

و علما را بضلالت منسوب کنی و در طلب
عالم نشوی و از علمِ محروم مانی - ندانی کہ
مجلسِ واعظاں کلبۂ بزّازان است کہ آنجا
تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی و اینجا تا
ارادتے نیاوری سعادتے نبری + ؎

گفتِ عالم بگوشِ جاں بشنو ور نماند بگفتنش کردار
باطل است آنکہ مدّعی گوید خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور نوشت است پند بر دیوار

فعلِ حال

(۱۰)(ا) میگویند کہ در ایران فیل نمے باشد - چوں
یکے از ایرانیاں واردِ ہندوستاں مے شود -
فیل را مے بیند - متحیّر شدہ دست بر لب
مے نہد +

فیلے حیوانِ زرنگیست[ط] - چوں تربیت میشود
گاہے در تعمیلِ حکم کوتاہی نمے کند - اگر
دیوانہ شود - آدم را مے کشد - با اینکہ پاہالیش
بسیار کلفت و مثلِ ستون ہا گرد مے باشد
بسیار تند مے دوَد +

ط چالاک +

ہمیں طور انسان را لازم مے آید - کہ اسبابِ
دنیوی مثل پاہاے فیل شمارد - و بسیار تند
در راہِ خدا بدوَد - یا بالفاظِ دیگر مایۂ دنیوی
را مثلِ جُلِ طلائی و یراقِ آرائش خیال کند
کہ براے سوارے دین مفید باشد +

(ب) اے پسرہ ! بر کسی حسد مبر - گر مالدار ست
تو در رنج مے باشی و اُو شادکار است - مردِ
نیک ہمیشہ نیک خواہِ مرداں مے باشد - بہ نیکی
مے کوشد و در اماں مے شود +

چو بد مے خواہی بکس از غم مے کاہی
نہ بینی ہیچ بد گر تُو نیک مے خواہی
عاقل مدد مے دہد کہ حق یارش مے باشد
ہمہ عالم مددگارش مے باشد
مروّت نیست گر افتادہ مے بینی و خود مرکب میرانی +

؎ چو بینی یتیمے سرافگندہ پیش مدہ بوسہ بر روئے فرزندِ خویش
چرا کہ یتیم مے گرید - ملائک را رحم مے آید - و
آسماں مے لرزد ؎
الا تا نگرید کہ عرشِ عظیم بارزد ہمے چوں بگرید یتیم

گرامر (د) اس میں سے تمام افعال کو علیحدہ کرو -

۰ اور اُن کے مصادر بتاؤ +

(ب) فعل حال کے بنانے کا قاعدہ لکھو +

(ج) "فعل مضارع بھی فعل حال کے معنی دے سکتا ہے"- مثال دو +

فِعل امر و نہی

تو بر سرِ قدرِ خویش مے باش و وقار ۔۔۔ بازی و ظرافت بہ ندیماں بگذار
کس نیاید بخانۂ درویش ۔۔۔ کہ خراجِ زمین و باغ بدہ
یا بہ تشویشِ غصہ راضی شو ۔۔۔ یا جگر بند پیشِ زاغ بنہ

تو پاک باش و بدار اے برادر از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گاذراں بر سنگ

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند ۔۔۔ لاف یاری و برادر خواندگی
دلا ہموارہ تسلیمِ رضا باش ۔۔۔ بہر حالے کہ باشی با خدا باش
حدیثِ جنّت و دوزخ رہا کن ۔۔۔ پرستش خاص از بہرِ خدا کن
تو نیکو روش باش تا بد سگال ۔۔۔ بہ بد گفتنِ تو نیابد مجال
اندروں از طعام خالی دار ۔۔۔ تا دراں نورِ معرفت بینی
نہی از حکمتی بعلتِ آں ۔۔۔ کہ پُری از طعام تا بینی

گرامر- امر سے امر دوامی بناؤ +

(فارسی میں ترجمہ کرو)

ماضی مطلق- اے آدم! جب سے تو آیا- ظلم و ستم لایا- رنج و فکر آیا- غم و الم پایا- دانہ تُو نے کھایا- اِترایا تُو- اُچھلا تُو- کُودا تو- کھیلا تُو- لیکن نادم ہم ہوئے- گِرے ہم- چوٹ ہم نے کھائی- کھیل ہمارے بند ہوئے- آرام کے لئے نکلے- بے آرام ہوئے- جنھوں نے لوگوں کو آزردہ کیا- خود رنجیدہ ہوئے- میں نے دوسروں کو آزمایا- خود شرمایا- بدوں کو اُکسایا- مُنہ کے بل آیا- نفاق کی آگ جلائی- خوب مُنہ کی کھائی گناہ بوئے بدیاں کاٹیں معصیت کے کانٹے بوئے- معصومیت کے قلعے ڈھائے- وقتِ سحر خرّاٹے لگائے (غطیطہ کردن) خواہ کوئی کاٹے خواہ کوئی بوئے- ہم آرام سے سوئے- آہ! میں نے غفلت خریدی اور وقت بیچا +

ماضی قریب- وہ تو کل آیا ہے اور آج بازی لے گیا ہے- اُستاد کو ستایا ہے- بہت دُکھ پایا ہے- تُو نے بھی تو رُلایا- کیا سُکھ پایا ہے؟- بڑوں کی بے ادبی یہ بھی آیا ہے- وہ تو ماں باپ کے پیارے- گھر کے لاڈلے ہیں- ایک

نے دوسرے کو دھکا دیا ہے۔(صدمہ دادن) دوسرے نے تیسرے کو دھکّا دیا ہے۔ اُس نے یونہی رُعب جمایا ہے۔ تُو نے تو یونہی وقت گنوایا ہے۔ کیا ہاتھ آیا ہے۔ عبد اللہ! تیرے پاس نہ روپیہ ہے نہ ڈر۔ نہ خوف نہ خطر۔ سلطان با! تو غمگیں کیوں ہے؟ جناب! غم غریب کا ہم راز ہے۔ امیر کا پردہ دار۔ مفلس کا مددگار۔ بے زر کا یار۔ عاقل کی سند۔ جاہل کا سارٹیفکیٹ۔ مخول کا عدو۔ مزاح کا دشمن۔ اِسلئے میں غمگین ہوں۔ دل حزین ہوں +

ماضی بعید۔ خیر غم نہ کھا۔ یہ چیز تیرے کام کی نہیں تھی (ایں چیز بدردِ تو نمیخورد) کام کر۔ یہ گھڑی تیرے آرام کی نہ تھی۔ اسے سمجھایا تھا۔ در اصل قصور اُس کے باپ کا تھا۔ نہ خیر اُس کے باپ کا تھا۔ وہ حقہ تازہ کرکے لایا تھا (قلیان چاق کردن) +

ماضی استمراری۔ انسان! میں نے سُنا ہے۔ کہ آدمؑ پہلے جنت میں رہتا تھا۔ پھل کھاتا تھا۔ میوے چکھتا تھا۔ اپنی خوشی سے آتا اور اپنی مرضی

یہ جاتا تھا۔ کبھی ایک فرشتے سے پیار کرتا۔ کبھی دوسرے کو ستاتا تھا۔ کبھی ایک کو نوچتا تھا۔ (برکندن)۔ کبھی دوسرے کو گھسیٹتا تھا (از پاکشیدن) فرشتے محکوم تھے۔ کسی کو حوّا کے پاس لاتا۔ اور کسی کو خدا کے پاس لے جاتا تھا۔ شیطان سے ناک چڑھاتا تھا (بینی کشیدن) خُدا شاباش کہتا تھا۔ مگر اُس سے راہ و رسم بڑھاتا تھا۔ تو عذاب کا مستحق ہوتا تھا۔ یہ اس راہ و رسم کا نتیجہ تھا۔ کہ آپ بہشت سے نکالے گئے۔ زمین پر پھینکے گئے۔ تکلیف پائی۔ دُکھ اُٹھایا +

ماضی تمنّائی۔ کاش میں وہاں ہوتا۔ اُس کو سمجھاتا۔ خود روتا اُسے رُلاتا۔ دل بہلاتا۔ آرام پاتا۔ بے غم و بے الم ہوتے۔ فرشتے ہم سے حمد و ثنا مانگتے۔ ہم انکار کرتے۔ وہ بلاتے۔ ہم بھاگ جاتے۔ وہ پیچھے پیچھے آتے۔ ہم چھپ جاتے۔ وہ روتے ہم ہنستے۔ وہ مصیبت میں ہوتے۔ ہم مُسکراتے۔ نہیں نہیں۔ وہ روتے۔ ہم بھی روتے۔ وہ مصیبت میں ہوتے۔ ہم ہمدردی کرتے

؎ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

ماضی شکیّہ۔ قیس! تم کہتے ہو۔ وہ بہشت سے نکالے گئے۔ میرے خیال میں ایسا نہیں ہؤا ہوگا۔ اس میں بھی کوئی رازِ نہاں چھپا ہؤا ہوگا۔ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا ہوگا۔ پھر حوّا پیدا کی ہوگی۔ پہلے تکلیفیں برداشت کی ہونگی۔ پھر خوشیاں منائی ہونگی۔ انہیں بہشت کا سیر کرایا ہوگا۔ عیش و عشرت کا مزہ چکھایا ہوگا۔ پھر غم کی لذّت چکھانے کا ارادہ کیا ہوگا اور انہیں دنیا میں بھیج دیا ہوگا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟ خوشی کی قدر اور عیش کی وقعت غم و الم کے بعد ہوتی ہے ؞

مضارع۔ کیا خوب ہو اب اگر وہ زمانہ آئے۔ انسان بہشت میں جائے۔ عیش کرے۔ سکھ اُٹھائے۔ شیطان سے دل نہ لگائے۔ خدا پر نظر لگائے۔ جو دُکھ اُٹھائے۔ وہ آرام پائے۔ گرمی لگے تو پھل پکے۔ محنت کرے تو مزدوری ملے ؞

حال۔ جب قدرت کسی کام کرنے کا ارادہ کرتی ہے۔ تو اس کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں

اور پھر یہ اسباب انسانی عقل اور طاقت سے رُک نہیں سکتے۔ اللہ تعالےٰ کو یہ منظور تھا۔ کہ حضرت آدم کو پیدا کرے اور اُنہیں غم کا مزہ چکھائے۔ اس نے کائنات کا بستر بچھایا (پہن کردن) اور راز کا دروازہ ڈھلکایا (در پیش کردن)۔ بس اب کیا تھا۔ حضرت آدم کا چرچا ہر جگہ ہوتا ہے۔ ملائک بھی خلیفہ مانتے ہیں۔ اور جھک جھک کر سجدہ کرتے ہیں ؞

فعلِ مستقبل۔ سُن! اگر تُو زمانۂ امن کی قدر نہ کریگا۔ تو بد امنی کی قدر کرنی پڑیگی ؞ اگر پنج روزہ زندگی سے فائدہ نہ اُٹھاؤ گے۔ تو آخرت میں آٹھ آٹھ آنسو رونا پڑیگا۔ اُس وقت شرمندگی آئیگی ؞

فعلِ امر۔ اے طالب علم! شمع علم کا پروانہ بن۔ کتاب کو دوست اور کسالت کو دشمن جان۔ عاقل کو مددگار جاہل کو زیانکار خیال کر ؞

اے وقت! ذرا ٹھیر۔ مجھے ساتھ لے چل۔ مَیں تجھ سے محبّت کرتا ہوں۔ تُو میرا یار بن۔ تیری مدد کا خواہاں ہوں۔ میری مدد کر! مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔ مجھ سے مُنہ نہ موڑ ؞ والسلام

متفرّقات

مختلف مشقیں

اُردو بناؤ :-

(۱) لقمان را گفتند ادب از کہ آموختی - گفت - از بے ادباں - ہرچہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد - از فعلِ آں پرہیز کردم ÷ ؎

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے　کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش
دگر صد بابِ حکمت پیشِ ناداں　بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

نگویند .... در گوش کو صاف نثر میں لکھو ÷

(۲) دفتر - چک ÷ بانگ - بنک + پاکٹ - لفافہ + تمر - ٹکٹ + حوالہ پُست کردن - ڈاک میں ڈالنا +

اُردو میں ترجمہ کرو :-

من بندہ از لاہور بیروں رفتہ بودم بعد از سہ روز گزشتہ وقتیکہ بخانہ رسیدم بندہ زادہ مرا گفت - بابا از جہلم دو نفر مہمان آمدہ بودند - یک روز ماندہ بہ امرتسر رفتند - پرسیدم نامِ شاں

چہ بود - گفت کاغذ برائے شما نوشتہ دادند - در روئے میز کتابخانہ است - بخوانید - خواندم مضمونش ایں بود :-

قُدابت شوم - بعزمِ زیارت وارد شدیم در خانۂ شما کہ در حقیقت خانۂ اُمیدِ بندہ است - متاسفم ازینکہ بشرفِ ملاقاتِ شما نائل نگشتیم ولے یک روزِ زحمت افزا بودیم - روزِ دگر عازمِ امرتسر شدیم - اگر سلامت رسیدیم یک دفتر در پاکٹ محفوظ کردہ بحوالۂ پست خواہیم کرد - ایں حوالہ نامہ فرصت است - ہر وقت میخواہی برو از بانک پول بگیر ÷　(اُبراہیم بیگ)

(۳) گویند کہ ہارون الرشید روزے بشکار میرفت - بہلول دانا را دید کہ سنگریزہ ہائے بسیار پیشِ رویش گزاشتہ مے شمارد - خلیفہ گفت یا بہلول! مگر دیوانگانِ شہر را مے شماری - گفت دیوانگاں بے شمار اند - عاقلاں را مے شمارم کہ معدودے چند اند - خلیفہ حیراں بماند و خنداں در گذشت ÷

(۴) پشتۂ خار (لکڑی کا گٹھا) + سماط (دستر خوان) + حاتم طائی را گفتند - از خود بزرگ ہمت تر

در جہاں کسے را دیدۂ؟ گفت۔ بلے! روزے
چہل شتر قرباں کردہ بودم و امرائے عرب را
طلب نمودہ۔ ناگاہ بحاجتے بہ گوشۂ صحرا رفتم۔
خار کشے را دیدم پشتۂ خار فراہم آوردہ۔ گفتم
بمہمانئ حاتم چرا نرفتی کہ خلقے بر سماطِ او گرد
آمدہ اند۔ گفت ؎

ہر کہ ناں از عملِ خویش خورد　منتِ حاتم طائی نبرد

(۵) مُدیر (اڈیٹر)۔ تغیر (غصّہ)۔ شمارہ (پرچہ)۔
تصویب (مشورہ)۔ اُطاقِ سفرہ (کھانا کھانے کا کمرہ)
آش (غذا)۔ آش پز خانہ (باورچیخانہ)۔

مے گویند کہ مدیر روزنامۂ "زمیندار" را طلبیدہ
تغیر زیادہ کردہ بودند۔ معلوم نہ بود کہ علت
یا موضوع ایں تغیر چہ بود۔ چرا مے گفتند۔
در شمارۂ یک شنبہ حرفِ نا مربوط نوشتہ بود۔
مدیر شخص مسئولِ (ذمہ وار) است۔
دی شب عدیل عباسی کہ مدیرِ "زمیندار" است
در اُطاقِ سفرہ نشستہ آش مے خورد و آشپزِ
کارد و چنگال حاضر کردہ بہ آشپز خانہ مے
رفت۔

(۶) سان (پریڈ)۔ قشون (فوج یا پلٹن)۔ آرک
(گورنمنٹ ہاؤس)۔ ساخلو (قلعہ گیر فوج)۔ دَم
(سامنے)۔ کشیک کشیدن (پہرہ دینا)۔

بیائید۔ بگردش برویم و سانِ قشونِ ساخلو را
تماشا کنیم و شنیدہ ام کہ امروز سربازہا دمِ
دروازۂ ارک کشیک مے کشند۔ آنجا عبور
و مرور مشکل است بلکہ ناممکن است۔
نیز میگویند کہ قدغن کردہ اند (تاکید کی ہے)
کہ امروز کسے بطرفِ آنجانب میل ندارد۔
حرفش قابلِ اعتبار است۔
اصغر! امپریال (سکّہ) بگیر و بازار برو۔ سر کُن
کہ ایں فقرہ ہنوز باید محرمانہ باشد۔ بروز
ندہی۔

(۷) فارسی میں ترجمہ کرو:۔
ایک فقیر ایک امیر کے دروازے پر گیا۔
وہاں جا کر روٹی مانگی۔ اتفاقاً کتّے نے فقیر
کو دیکھا اور بھونکنا شروع کیا۔ فقیر نے کہا۔
اے نامعقول حیوان! خدا کے لیئے خاموش
رہ کہ میں روٹی کا ٹکڑا مانگ لوں۔ کتے نے

جواب دیا۔کہ اے فقیر! میں اپنے مالک
کے دروازے کے سوا کبھی بھی دوسرے
کے دروازے پر نہیں گیا۔تو اپنے مالک
کا دروازہ چھوڑ کر یہاں کیوں آیا ہے؟
بیچارہ فقیر شرمندہ ہو گیا اور واپس چلا گیا +

(۲) ابراہیم صوفیوں سے اکثر ملاقات کیا کرتا تھا۔
اور اُن سے اُن کا حال پوچھا کرتا تھا۔وہ
کہا کرتے تھے کہ اے ابراہیم! اگر کھانا ملجاتا
ہے تو پیٹ بھر لیتے ہیں اور اگر نہیں ملتا۔
تو صبر کرتے ہیں۔ابراہیم مُسکرا دیتا اور
کہتا +
"بلخ کے کتوں کا بھی یہی حال ہے"۔تب وہ
پوچھتے کہ بلخ کے صوفیوں کا کیا حال ہے۔
آپ کہا کرتے کہ "اگر اُن کو کچھ ملتا ہے۔
تو دوسروں کو بخش دیتے ہیں اور اگر نہیں
ملتا۔تو صبر کرتے ہیں +

(۳) سردی ہوتی ہے تو پہاڑوں پر برف پڑتی
ہے اور جم جاتی ہے۔جب گرمیوں میں
دھوپ پڑنی شروع ہوتی ہے۔تو وہ پگھلنے

کتابخانہ خصوصی
غلامحسین - سرود

لگتی ہے اور پانی کی شکل اختیار کرکے دریاؤں
کی صورت میں ملک کو سیراب کرتی ہے۔
سمندروں میں پہنچکر جہازوں کے لئے ایک
سڑک تیار کرتی ہے اور پھر سورج کی
آشنا بنکر جھٹ آسمانوں پر بخارات کی صورت
میں پرواز کرتی ہے۔اور بادل بنکر پھر
زمین پر آ گرتی ہے +

(۴) اے لڑکے! جہاں تک ہو سکے۔نیکی کر۔
بدی سے بچ۔نیکی سے انسان مشہور ہوتا
ہے اور بدی سے بدنام + عقلمند تکبّر
نہیں کرتے۔بلکہ فروتنی اختیار کرتے ہیں۔
اسلیئے تُو بھی مغرور نہ ہو + غرور بیوقوفوں
کا کام ہے اور عاجزی عقلمندوں کا + تکبر سے
شیطان اور عاجزی سے انسان بنتا ہے +
کام صبر سے نکلتا ہے نہ کہ جلدی سے۔
اسلیئے کسی کام میں جلدی نہ کر۔کیونکہ
جلدی کرنا شیطان کا خاصہ ہے۔اور سمجھ کر
کرنا انسان کا +

(۵) اپنا بھید دوست سے بھی نہ کہ۔ممکن

ہے تیرا دشمن بن جائے - دشمن کی بد خوئی نہ کر - ممکن ہے تیرا دوست ہو جائے ÷ علم تمام دوستوں سے افضل ہے - عزت اور دولت کا ذریعہ ہے ÷ کسی شئے کا تھوڑا سا جاننا اس کے نہ جاننے سے بہتر ہے - بزرگوں کے لئے عقل و ادب چاہیئے نہ کہ اصل و نسب - جاہلوں کے لئے اصل و نسب کی ضرورت ہے نہ کہ عقل و ادب کی ÷ جو کچھ تو نہیں جانتا ہے - اُس کے معلوم کرنے میں شرم نہ کرے - جس نے کی شرم - اس کے پھوٹے کرم - "بے ادب بے نصیب - با ادب با نصیب" ÷

(۶) فوراً (معجلاً) نقل (سواد) - قلی (ہاچارواوار) - ہیڈ کلرک (رئیسِ دفتر) - صوبے کا حاکم (ایالت) تنخواہ (مواجب) ÷

مَیں نے صبح اُٹھ کر نماز ادا کی اور چلے پی - علی بیگ کو کہا کہ ایک قلی کو تلاش کرکے لائے - عصر کے وقت ہم لندن کی طرف روانہ ہوئے - اسٹیشن سے ایک ٹکٹ

خریدا اور ریلوے گاڑی میں بیٹھ گئے - اتفاقاً اس گاڑی میں گورنر کا پرائیویٹ سکرٹری بیٹھا ہوُا تھا - مَیں نے اُس سے اپنے باپ کی تنخواہ کے متعلق ہدایات کی نقل چاہی - خدا کا شکر ہے - کہ اُس نے مجھے نقل دیدی - اس کے دائیں طرف کچھ حروف لکھے ہوئے تھے اور بائیں جانب صرف دستخط (امضا) پس ہم لندن پہنچے گئے - اور آرام کرنے لگے ÷ فقط

مصادر نامہ

اُردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع	اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
	الف		اُٹھانا	برداشتن	بردارد
اُبالنا	جوشانیدن	جوشاند	آرام پانا	آسائیدن / آسودن	آساید
اُبلنا	جوشیدن	جوشد			
اُبھرنا	برآمدن	برآید	اُڑنا	پریدن	پرد
اُٹھنا	برخاستن	برخیزد	آزمانا	آزمودن	آزماید

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع	اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
آزردہ ہونا	آزردن	آزرد	بُلانا	طلبیدن	طلبد
اُکھیڑنا	کندیدن	کَنَد	بلبلانا	زاریدن	زارد
اُلجھنا	ژولیدن	ژولد	بُننا	بافتن	بافد
اُونگھنا	غنودن	غنود	بونا	کاشتن	کارد
	ب		بھرنا	آگندن	آگند
باندھنا	بستن	بندد	بھوننا	برشتن	برید
باہر لانا	برآوردن	برآرد	بہارنا	روبیدن	روبد
بانٹنا	تقسیم کردن	تقسیم کند	بھاگنا	گریختن	گریزد
بجھانا	افسردن	افسرد		رمیدن	رمد
بجانا	نواختن	نوازد	بھڑکانا	برافروختن	برافروزد
بچھانا	گستردن	گسترد	بھیجنا	فرستادن	فرستد
بچانا	نگہداشتن	نگہدارد	بیچنا	فروختن	فروشد
بخشنا	بخشودن	بخشد	بیٹھنا	نشستن	نشیند
برسنا	باریدن	بارد	بھیگنا / بھگونا	خیسیدن	خیسد
برمانا	بُنیدن	بنید		پ	
بڑھنا	بالیدن	بالد	پالنا	پروردن	پرورد
بڑھنا	افزودن	افزاید	پانا	یافتن	یابد
بکنا	ژاژیدن	ژاژد	پچانا	ہضم کردن	ہضم کند

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع	اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
پرونا	سُفتن	سُفتد	پینا	آشامیدن	آشامد
پڑنا	اُفتادن	اُفتد	پھینکنا	انداختن	اندازد
پڑھنا	خواندن	خواند	پیدا کرنا	آفریدن	آفریند
پسند کرنا	پسندیدن	پسندد	پیشاب کرنا	شاشیدن	شاشد
پکڑنا	گرفتن	گیرد		ت	
پکنا / پکانا	پُختن	پزد	تاپنا	تپیدن	تپد
پگھلانا	گداختن	گدازد	تاکنا	نگریستن	نگرد
پُوجنا	پرستیدن	پرستد	تڑوانا	گسلانیدن	گسلاند
پُوچھنا	پُرسیدن	پُرسد	توڑنا	گُسستن	گسلد
پھسلنا	لغزیدن	لغزد	توڑنا	شکستن	شکند
پہچاننا	شناختن	شناسد	تھکنا	ماندن	ماند
پھونکنا	دمیدن	دمد		ٹ	
پھوٹنا	شگافتن	شگافد	ٹپکنا	ترابیدن	ترابد
پھٹنا	ترکیدن	ترکد	ٹپکنا	چکیدن	چکد
پھٹکنا	راندن	راند	ٹھٹھرنا	افسردن	افسرد
پھاڑنا	دریدن	درد	ٹھیرنا	استادن	ایستد
پیسنا / گھسنا	سائیدن	ساید	ٹھوکنا. کوٹنا	کوفتن	کوبد
			ٹہلنا	خرامیدن	خرامد

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع	اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
	ج		چاٹنا	لیسیدن	لیسد
جانا	رفتن	رود	چبانا	خائیدن	خاید
جاننا	دانستن	داند	چھوڑنا	ہلیدن	ہلد
	پنداشتن	پندارد	چرنا	چریدن	چرد
جتانا	آگاہیدن	آگاہد	چُرانا	دزدیدن	دُزدد
جلانا	سوختن	سوزد	چکھنا	چشیدن	چشد
جانچنا	آزمودن	آزماید	چلنا	رفتن	رود
جلنا	سوزیدن	سوزد	چلانا	راندن	راند
جھٹکنا	تکاندن	تکاند	چُننا	چیدن	چیند
جمع کرنا	اندوختن	اندوزد	چمکنا	درخشیدن	درخشد
جھکنا	خمیدن	خمد	چُومنا	بوسیدن	بوسد
جینا	زیستن	زید	چھپنا / چھپانا	نہفتن	نہفتد
جننا	زائیدن	زاید	چھوڑنا	ہلیدن	ہلد
جوتنا	تخم افگندن	تخم افگند		ہشتن	
جھاڑنا	رُفتن	روبد		خ	
جھڑنا	اُفتادن	اُفتد	خرچنا	صرف کردن	صرف کند
	چ		خریدنا	خریدن	خرد
چاہنا	خواستن	خواہد	خفا ہونا	رنجیدن	رنجد

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع	اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
	د		ڈھیر کرنا	انباردن	انبارد
دلنا	دلیدن	دلد	ڈھونڈنا	جُستن	جوید
دوہنا	دوشیدن	دوشد		ر	
دوڑنا	دویدن	دود	رکھنا	داشتن	دارد
	شتافتن	شتابد		نہادن	نہد
دھونا	شُستن	شوید	رنگنا	رزیدن	رزد
دھونکنا	دمیدن	دمد	رونا	نالیدن	نالد
دھاڑنا	غرّیدن	غرّد	روشن کرنا	افراختن	افرازد
دھمکانا	ترسانیدن	ترساند	رہنا	ماندن	ماند
دینا	دادن	دہد		بودن.	بود.
	ڈ			س	
ڈالنا	افگندن	افگند	ستانا	آزردن	آزرد
ڈھانپنا	پوشانیدن	پوشد	سجنا	زیبیدن	زیبد
ڈرنا	ہراسیدن	ہراسد	سکنا	توانستن	تواند
	ترسیدن	ترسد	سکنا	یارستن	یارد
ڈسنا	گزیدن	گزد	سلگنا	افروختن	افروزد
ڈکار لینا	آروغیدن	آروغد	سمجھنا	فہمیدن	فہمد
ڈگمگانا	لغزیدن	لغزد	سمانا	گنجیدن	گنجد

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
سُننا	شنیدن	شنود
سنوارنا	پیراستن	پیراید
سوچنا	اندیشیدن	اندیشد
سونا	خفتن	خوابد
سوکھنا	خوشیدن	خوشد
سونگھنا	بوئیدن	بوید
سونپنا	سپردن	سپرد
سینا	دوختن	دوزد
سیکھنا	آموختن	آموزد
	ش	
شرمانا	حیاکردن	حیاکند
شروع کرنا	آغازیدن	آغازد
شور کرنا	نالیدن	نالد
	ص	
صبر کرنا	شکیبیدن	شکیبد
	ف	
فخر کرنا	نازیدن	نازد
فرض کرنا	گرفتن	گیرد

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
فرمانا	فرمودن	فرماید
فضول بکنا	لافیدن	لافد
	ق	
قبولنا	پذیرفتن	پذیرد
قبول کرنا	ورزیدن	ورزد
	ک	
کاتنا	رشتن	ریسد
کانپنا	لرزیدن	لرزد
کرنا	کردن	کند
کاٹنا	بریدن	برد
	تراشیدن	تراشد
کاٹ کھانا	گزیدن	گزد
کاڑھنا	کشیدن	کشد
کملانا	پژمردن	پژمرد
کوٹنا	کوفتن	کوبد
کودنا	جستن	جهد
کوشش کرنا	کوشیدن	کوشد
کھلنا	شگفتن	شگفد

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
کھینچنا	کشیدن	کشد
کھانسنا	سرفیدن	سرفد
کھجلانا	خاریدن	خارد
کھڑا ہونا	ایستادن	ایستد
کھودنا	کاویدن	کاود
	گ	
گانا	سرائیدن	سراید
گڈمڈ ہونا ملنا۔ ملانا	آمیختن	آمیزد
گرنا	افتادن	افتد
گرم ہونا	تفتیدن	تفد
	تپیدن	تپد
گرجنا	غرّیدن	غرّد
گزرنا	گذشتن	گذرد
گزارنا	گزرانیدن	گذراند
گلنا	گداختن	گدازد
گمان کرنا	اندیشیدن	اندیشد
گننا	شمردن	شمرد
گوندھنا	سرشتن	سرشتند

اردو مصدر	فارسی مصدر	مضارع
گھسنا	سائیدن	ساید
	ل	
لانا	آوردن	آورد
لٹکانا	آویختن	آویزد
لپیٹنا	نوردیدن	نوردد
	پیچیدن	پیچد
لڑنا	جنگیدن	جنگد
	ستیزیدن	ستیزد
لڑھکنا	غلطیدن	غلطد
لکھنا	نگاشتن	نگارد
	نوشتن	نویسد
لے جانا	ربودن	رباید
لینا	ستاندن	ستاند
	گرفتن	گیرد
ماپنا	پیمودن	پیماید
	م	
مار ڈالنا	کشتن	کشد
مارنا	زدن	زند

کتابخانه خصوصی
غلامحسین سرود

کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی
تأسیس ۱۲۸۷